شکر خالق ذو المنن کہ رسالہ اردو حاوی احکام نوافل وسنن یعنی



شہر جونپور مدرسہ جناب حاجی محمد امام بخش صاحب دام اقبالہم

بسم الله الرحمن الرحیم

کہان تاب ہی ابتلا کی مجہی * تمنا ہی تیری عطا کی مجہی * جناب محمد پیمبر خدا کی *
ہدایت کی راہ لقا کی مجہی * جو ہین آل و اصحاب انہون نے پہلی * بتاتی ہی راہ بقا کی مجہی *
ہو نازل تیری رحمت عزیز خدا * ہی خواہش قبول دعا کی مجہی * بعد حمد و صلواۃ کے
خدمت مین ارباب خبرت اور اصحاب فطنت کی فقیر سراپا تقصیر محمد عبد الحلیم الانصاری
لکہنوی ابن مولانا محمد امین الله اوصله الی غایة متمناه التماس کرتا ہی کہ جب
کشش آب و دانہ سی یہ فقیر جونپور مین آیا بعضونکو سنن اور نوافل کی جانب متوجہ پایا
اس امر کا خیال ہوا کہ اگر ایک رسالہ سب قسم کی سنن اور نوافل پر مشتمل ہو لوگونکو
کو اور بہی دوسرونکو خدا کے فضل سی نفع کامل پہونچی ناقص کامل ہو اور مفارق واصل ہو
ارادہ الہی جب مقرون ہوا تب یہ رسالہ کہ جس نہین ہوا نام اسکا **القول الحسن
فیما یتعلق بالنوافل و السنن** ہی اور نظر غور سی دیکہو کہ سنن اور
نوافل کا چمن ہی اسی نظر سی مرتب ہوا ایک اصل ہی اور دو شاخ اور ایک خاتمہ ہی

اصل مین مسائل ضروریہ جو سنن اور نوافل سی متعلق ہین اونکا بیان ہی اور شاخ
اول مین دو ثمرہ ہین ثمرۂ اول مین سنن موکدہ جو ہر دن رات مین پڑہی جاتی ہین
اور اونکی بعضی احکام اور سنتین جمعہ کی اور ثمرۂ ثانیہ مین ہر دن رات کی سنن غیر
موکدہ اور دوسری شاخ مین بہی دو ثمرہ ہین ثمرۂ اول مین نمازین جو ہر سال پڑہی
جاتی ہین اور ثمرۂ ثانیہ مین وہ نمازین جو حسب اتفاق پڑہی جاتی ہین اور زائدہ مین
مزہ ہی اون وقتونکی بیانکا ضمن سنن اور نوافل کردہ ہین اہل انصاف سی امید ہی
کہ نظر الطاف سی نگاہ کرین اگر غلط پاوین عیب پوشی فرماکی فقیر کو آگاہ کرین ومنہ المعونۃ
ونستعین **اصل** اون مسائل ضروریہ مین جو سنن اور نوافل سی متعلق ہین ابو
داؤد نی روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ جس کسی کی نماز فرض مین کچھ نقصان
ہوگا فرمائیگا پروردگار کہ دیکہو ای فرشتو اس بندی کی نامۂ اعمال مین سنت اور
نفل ہی پہر اللہ جل شانہ اوس نقصانکو اس سنت اور نفل سی پورا کریگا اس سی معلوم
ہوا کہ اگر کسی نی نماز فرض ناقص پڑہی نفل اوسکی بہی مقبول ہوتی ہی اور نفل اور
سنت کی سب رکعتونمین سورۂ فاتحہ کی بعد کوئی سورہ ملانا چاہیی اور مطلق نماز
کی نیت سی سنت اور نفل ادا ہوتی ہی اگر معین کری اور نام خاص لی بہتر ہی اور
نفل رات مین پڑہنا بہتر ہی دن کی نفل سی اور دنکی نفل مین قراءت آہستہ کری اور
راتمین اختیار ہی اگر اکیلی پڑہتا ہی اور اگر امام ہی تو جیسی پکار کی پڑہنا واجب
ہی اور دن مین ایک سلام سی چار رکعت سی زائد اور رات مین ایک سلام سی آٹھ
رکعت سی زائد نفل پڑہنا مکروہ تحریمی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی
منقول نہین ہوا اور بہتر دن رات مین امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک چار
رکعت ہی ایک سلام سی اور امام ابو یوسف اور امام محمد علیہ الرحمہ کی نزدیک رات مین

دو دو رکعت ایک ایک سلام سی پڑہنا بہتر ہی اور معراج الدرایہ مین اسی پر
فتوی لکھا ہی سنت موکدہ اور فرض کی درمیان مین بولنا یا جو کام مخالف
ہو تحریمہ کی جیسی کہانا اور پینا اور بیع اور شرا وہ کام کرنا اس سی ثواب سنت کا
کم ہو جاتا ہی اور وہ سنت فاسد نہین ہو جاتی اصح مذہب مین پہر اگر وہ سنت فرض
کی قبل کی ہی جیسی سنت فجر کی یا چار رکعت ظہر کی تو اوس سنت کو پہر پڑہی
جس مین ثواب کامل ملی اور یہ جو پہر پڑہی گا یہ سنت ہوگی اور پہلی نفل ہوگی
اور اگر وہ سنت فرض کی بعد کی ہی تو اوسکی نقصان کی اوٹہنی کی کوئی راہ
نہین ہی اور درمیان سنت اور فرض کی قرآن پڑہنا یا حدیث پڑہنا یا درود
پڑہنا یا اللہ کا ذکر کرنا یا بات ضروری کہنا مکروہ نہین ہی جو کلام کہ خالی ہو
اللہ اور رسول کی ذکر سی اور ضروری نہو وہ مکروہ ہی ترمذی نی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پڑہتی تہی
سنت فجر کی پہر اگر کچہ حاجت ہوتی تو مجہسی بات کرتی اور نہین تو فرض کی
واسطی باہر تشریف لیجاتی اور سنت کو اگر حق جانکی کوئی نہ پڑہی تو گنہگار
ہی اور شرح منیہ مین لکہا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ گنہگار نہوگا لیکن درجات اور ثواب
سی محروم رہیگا اور مستحق ملامت ہوگا اور اگر حق نہین جانتا تو تردد ایمان
مین ہی اور سنت موکدہ ہو خواہ نفل سوای سنت فجر کی اوسی بیٹہ
کی بلا عذر پڑہنا باوجود قدرت کہڑی ہونی کی اور لیٹ کی بعذر پڑھنا
درست ہی خواہ ابتدا سی بیٹہی پڑہی اور خواہ شروع کیا ہو کہڑی ہو کر پہر
بیٹہی بلا عذر اور خواہ شروع بیٹہی ہوئی کری پہر کہڑا ہوکی سیدہا کہڑا
ہوکی یا بلا پڑہی رکوع کری اور اگر اوٹہا مگر سیدہا نہوا اور رکوع مین گیا

نماز جائز نہین ہوگی اور صورت بے عذر مین ثواب بیٹھنی والی کا نصف ثواب
کھڑی ہونی والی کا ہی اور صورت عذر مین جیسی بیماری وغیرہ ہو برابری آور
نفل مین تکیہ اور ٹیک لگانا عصا یا دیوار وغیرہ پر بعذر یا بلا عذر درست ہے
اور اگر اشارہ سی نفل پڑہی بلا عذر تو درست نہین ہی اور نفل بقصد اشروع کرنی
سی واجب ہوتی ہی اگرچہ شروع کی ہو طلوع یا غروب کی وقت پہر اگر شروع
کرکی توڑی قضا واجب ہوگی اور یہ قضا بعد نماز صبح کی آفتاب نکلنے تک
اور بعد نماز عصر کی آفتاب ڈوبنی تک جائز نہین ہی کذا فی الارکان اور حموی
نی لکہا کہ وقت مکروہ مین جو نفل شروع ہو توڑنا اوسکا واجب ہی اور اوسکی
قضا اگر وقت مکروہ مین پڑہی جاوی درست ہی اور لڑکا اگر نفل شروع کرکی
توڑی قضا اوسکی واجب نہین ہی اگر قعدہ اخیرہ کی بعد سہوسی کھڑا ہوا اور
پانچوین رکعت پڑہنی لگا پہر توڑا قضا اوسکی لازم نہین ہی اور اگر امام مثلا نماز
ظہر پڑہتا ہی اور کسی نی بہ نیت نفل اوسکی اقتدا کی بخیال اسکی کہ وہ ظہر پڑہ چکا
ہی پہر یاد پڑا کہ ظہر نہین پڑہی ہی پہر توڑا اوس اقتدا کو اور ظہر کی نیت کرکی
اقتدا کی اور تکبیر کہی قضا اوسکی ذمہ پر لازم نہین ہی اور اگر شروع کیا نماز ظہر
کو مثلا بگمان اسکی کہ نماز ظہر نہین پڑہی ہی پہر یاد آیا کہ ظہر پڑہ چکا ہی اب یہہ نماز
نفل ہوگی مگر تمام کرنا اس نماز کا اوسپر لازم نہین ہی اور اگر توڑی قضا لازم
نہین آتی اور مرد و فرض پڑہی اور سنت موکدہ بہی اور نوافل بغیر اجازت
آقا کی نہ پڑہی اور عادت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفر مین سنن کی باب
مین مختلف تہی ترمذی نی برا ابن عازب رضی اللہ عنہ سی روایت کی
کہ ہمراہ رہا مین پیغمبر کی اٹہارہ سفر مین نہ دیکہا مین نی آپکو کہ چہوڑا ہو آپ نی

دو رکعت بعد ڈھلنی آفتاب قبل ظہر کی اور ترمذی نی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی
روایت کی کہ پڑہی مین نی پیغمبر کی ساتھہ سفر مین فرض ظہر کی دو رکعت اور دو
رکعت بعد اوسکی اور جامع الاصول مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی کہ صحبت
رکھی مین نی ساتھہ پیغمبر کی اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کی اور نہین دیکھا مین نی
کہ قبل نماز ظہر کی یا عصر کی یا بعد اوسکی نماز نفل کو پڑہا ہو اور سفر السعادت مین
ہی کہ مروی نہین ہی کہ سفر مین کوئی سنت موکدہ آپنی پڑہی ہو مگر سنت فجر کی اور
علما کا اس باب مین اختلاف ہی بعضی کہتی ہین بہتر یہ ہی کہ سنت پڑہی اور
بعضی کہتی ہین کہ پڑہی اور بعضی قائل ہین کہ سنت موکدہ پڑہی اور نوافل
نہ پڑہی اور بعضی سنت چارگانہ مین قصر درست کرتی ہین جیسی فرض چارگانہ مین
قصر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ چلتی ہوئی راہ مین سنت نہ پڑہی جب مقام پر اوترے
تو پڑہی اور بعضو نے لکہا کہ نوافل قبل فرض کی نہ پڑہی اور بعد فرض کی پڑہی اور نہی کہتی مین کہ
سنت فجر اور مغرب کی پڑہی اور باقی نہ پڑہی اور درمختار مین ہی کہ اگر امن
اور قرار ہو تو سنت پڑہی اور اگر خوف اور فرار ہو تو نہ پڑہی اور یہی مذہب
مختار ہی اور بہتر سنن اور نوافل مین یہ ہی کہ گہر مین پڑہی جاوین اور لیکن
(سوای تراویح)
مسجد مین پس اگر امام نماز مین ہو تو دروازہ مسجد پر پڑہنا بہتر ہی یا مسجد خارج
مین پڑہی اگر امام داخل مین ہو یا داخل مین پڑہی اگر امام خارج مین ہو یا ستون
کی پیچھی پڑہی اور صف کی پیچھی بغیر حائل کی مکروہ ہی اور زیادہ مکروہ یہ ہی کہ پڑہی
صف مین قوم سی ملکی اور اگر امام نی نماز نہین شروع کی تو پڑہی اوسکو مسجد
جہان چاہی اور وہ سنتین جو بعد فرض کی ہین اونکو اگر مسجد مین پڑہی تو بہتر یہ ہی
کہ جس جگہ فرض پڑہی ہی ایک قدم وہان سی ہٹ کی پڑہی اور امام اپنی مصلی سی

بیہی یا بائین طرف ہتی اور ارکان مین ہی کہ بعد فرض کی بی فصل سنت پڑہنا یعنی
سنت کو ساتہ فرض کی ملاکی پڑہنا مکروہ ہی اور مستحب یہ ہی کہ بیٹہی بعد فرض کی
اس قدر کہ کہی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
پہر کہڑا ہو کر سنتین پڑہی اور سنت اس قدر بیٹہنا ہی خواہ یہ دعا پڑہی خواہ دوسری
اور بہتر یہ ہی کہ دعا مین بعد فرض کی طول نکری جو پڑہنا ہو بعد سنت کی پڑہی
اور بعضی فقہا کہتی ہین کہ اسقدر بیٹہنی سی یا دعا تاخیر مکروہ ہی اور حلوانی نی کہا ہی کہ بہتر
یہ ہی کہ سب سنتین اور نفلین پڑہین جائین گہر مین مگر تراویح اور تحیۃ المسجد اور
بعضون نی کہا کہ کبہی گہر مین پڑہی اور کبہی مسجد مین اور بعضی کہتی ہین کہ جہان
اخلاص ہو اور ریا سی دوری ہو وہان پڑہی گہر ہو یا مسجد اور فقیہ ابو جعفر نی
کہا اگر ڈر ہو کہ مسجد سی نکلکی اور کام مین مشغول ہو جائین گی تو مسجد مین پڑہی اور
نہین تو گہر مین اور بعضون نی لکہا کہ سنتین موکدہ مسجد مین پڑہی جائین تا
تہمت رافضی ہونی کی نہ لگی اور ملا علی قاری نی لکہا کہ متابعت طریقہ نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہتر ہی کسی کی گفت وشنود سی کچہہ کام نہین ہی اور یہ سب
گفتگو غیر معتکف کیواسطی ہی اور معتکف مسجد مین پڑہی بالاتفاق اور اگر چار
رکعت کی نیت سی نفل پڑہی اور نہ بیٹہا بیچ مین قعدہ یا چہہ یا آٹہہ رکعت
پڑہی اور فقط اخیر مین قعدہ کیا امام محمد رحمہ اللہ کی نزدیک فاسد ہوگی اور
امام ابو یوسف اور امام اعظم رحمہما اللہ کی نزدیک درست ہوگی اور اگر
تین رکعت نفل پڑہی اور بعد دو رکعت کی نہ بیٹہا اصح یہ ہی کہ نماز فاسد ہوگی
اور اگر بعد دو رکعت کی نہ بیٹہا سہوا اور کہڑا ہوا پہر یاد کیا کہ مین نہین بیٹہا
عود کری اور علی بزدوی کی نزدیک نہ عود کری اور اگر نیت چار رکعت کی نہین

کی تہی اوسکی کہڑا ہوا تیسری رکعت کی طرف تو عود کری اتفاقًا اور اگر عود نکیا نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہی نماز جسمین جماعت وارد نہین ہوئی ہی اوسکو جماعت سی پڑہنا مکروہ ہی اگر بطور تداعی کی ہو اور تداعی کا سبب ہی جمع ہونا اسواسطی کہ یہہ جمع ہونا غیر فرضونکو بلاتا ہی اور مرتداعی کی یہہ ہی کہ اقتدا کرین چار آدمی ایک امام کی ساتہ اور اگر کسی پر قضا فرض نماز ونکی باقی ہو نفل اوسکی بہی درست ہوجاتی ہی

شاخ اول

اسمین دو ثمرہ ہین

ثمرہ اول

اسمین سنن موکدہ اور اونکی بعض احکام اور جمعہ کی سنتونکا ذکر ہی اور سنت موکدہ اوس نماز کو کہتی ہین جسی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ پڑہا ہو نفل جانکر وہ بارہ رکعتین ہین دن رات مین ترمذی نی روایت کی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جو پڑہی دن رات مین بارہ رکعت بناویگا اللہ اوسکی واسطی مکان جنت مین چار قبل فرض ظہر کی اور دو بعد اوسکی اور دو بعد فرض مغرب اور دو بعد فرض عشا اور دو قبل فرض فجر کی اور ابوداود نی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت کی ہے کہ یہہ بارہ رکعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکانمین پڑہتی تہی اور قوی ان سب سنتونمین دو رکعت سنت فجر کی ہی بعد اوسکی سنت مغرب کی بعد اوسکی سنت ظہر کی بعد کی بعد اوسکی سنت عشا کی بعد کی بعد اوسکی سنت ظہر کی پہلی کی اور بعضون نی کہا ہی کہ سنت ظہر کی قبل کی اور ظہر کی بعد کی ایک مرتبہ ہین بعد سنت فجر کی اور مسلم نی روایت کی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دو رکعت سنت فجر کی بہتر ہی دنیا اور اوسکی متاع اور اسباب سی اور ترمذی مین ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی سنت مغرب کی شان مین جب صحابہ مسجد مین

سنت مغرب کی تمامین جب صحابہ مسجد مین پڑہنی لگی کہ اس نماز کو گھر مین
پڑہو اسی وجہ سی بعضی علما کہتی ہین کہ سنت مغرب کی اگر مسجد مین پڑہے
جائے ادا نہو گی اور بعضی کہتی ہین کہ مسجد مین پڑہنی والا گنہگار ہوگا اور اکثرون
کا یہ مذہب ہی کہ گہر مین پڑہنا اولی ہی اور مسجد مین پڑہنی کا کچھہ مضائقہ
نہین ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس سنت کو اکثر گہر مین پڑہتے تہے
اور مسجد مین بہی یہ سنت آپ کی پڑہی ہی ترمذی نی حذیفہ رضی اللہ عنہ سی روایت
کی کہ پیغمبر خدا نی نماز مغرب کی پڑہی اور بعد اوسکی مسجد مین نماز پڑہی عشا تک
اور اکثر آپ نی اس سنت مین قل یا اور قل ہو اللہ کو پڑہا ہی اور کبہی لمبی قراءت
بہی کی ہی اور روایت کی ہی رزین نی مکحول شامی سی جو تابعین مین سی
ہین کہ فرمایا حضرت نے جو بعد نماز مغرب کی کلام نکری اور جلدی دو رکعت پڑہی
نماز اوسکی مقام علیین مین پہونچتی ہی یعنی مقبول ہوتی ہی اور سنت
فجر کی پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ پڑہنا سنت ہے اور قراءت
لمبی کرنا اس مین خلاف سنت ہی اور الم نشرح اور الم تر کیف اس مین پڑہنا
واسطی دفع مکر دشمن کی مجرب ہی اور سب سی زیادہ تاکید سنت فجر کی ہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی اسکو کبہی ترک نہین کیا اور بعضی اسی واسطی واجب
کہتی ہین اور خوف ہی اسکی منکر کی کفر کا اور بی عذر اس سنت کو سوار یا
بیٹہی پڑہنا نہین درست ہی اور جو عالم یا قاضی کہ لوگ اوسکی فتوی کی محتاج
ہون اور سنت پڑہنی مین حرج ہوتا ہو اوسی سنت فجر کی ترک کرنا درست
نہین ہی بخلاف اور سنتونکی کہ اونکا ترک درست ہی اور مستحب ہی کہ بعد
سنت فجر کی داہنی کروٹ لیٹ رہی ترمذی نی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا کرتی تہی اور بعضی لیتی
ہین کہ یہہ لیٹنا حضرت کا واسطے آرام اور استراحت کی تہا تاکہ نماز تہجد کی محنت دفع ہو
جاوی کچہہ عبادت کی نظر سی نہ تہا اور اگر فوت ہو جاوی سنت فجر کی فرض کے ساتہہ
تو قضا کری بعد طلوع اور بلند ہونی آفتاب کی دوپہر تک اور بعد دوپہر کی سنت
ساقط ہو جاتی ہی اور یہی صحیح ہی اور اگر فقط سنت فوت ہوی نہ فرض تو
امام محمد رحمہ اللہ کی نزدیک اوسکی قضا کری بعد طلوع اور بلندی آفتاب کی
اور امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ کی نزدیک قضا اوسکی
نہین ہی اور اگر سنت فجر کی پڑہی اور نماز فرض کی فوت ہوی تو جب قضا
کری فرض کو تب اعادہ سنت کا ضرور نہین اور اگر کسی نی دو رکعت بہ
نیت نماز تہجد کی یا بہ نیت سنت عشا کی پڑہی پہر معلوم ہوا کہ بعد طلوع صبح
صادق کی یہہ دو رکعت پڑہی گئی تو یہہ دو رکعت سنت فجر کی ہو جاوینگی
اور اگر کسی شخص نی امام کو فرض فجر مین پایا اور جانتا ہی کہ سنت پڑہنی سے
ایک رکعت فرض کی ملیگی تو وہ علیحدہ صف سی سنت پڑہ کی شریک ہو جاوی
اور اگر جانی کہ دونو رکعت فوت ہو جاوینگی تو سنت نہ پڑہی امام کی
ساتہہ شریک ہو جاوی اور شرح منیہ مین ہی کہ اگر جانی کہ تشہد امام کا ملیگا تو
سنت پڑہ کی شریک ہو جاوی اور اگر ظہر مین امام کو پایا تو سنت قبل ظہر کی نہ پڑہی
فرض مین شریک ہو جاوی پہر بعد فرض کی چار رکعت جو پہلی سنت ہی اوسکو
بعد دو رکعت جو پچہلی سنت ہی پڑہی اور بعضی حنفیہ اسکا اولٹا فرماتی ہین یعنی
دو رکعت پڑہ کی وہ چار رکعت پڑہی اور ابن ہمام نی اسیکو مختار کیا ہے

بیان سنتون جمعہ کا

بخاری نی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت

کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز جمعہ پڑہ کی مکان میں تشریف لاکی
وہاں دو رکعت پڑہتی تہی اور ترمذی میں ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حکم فرماتی
تہی بعد نماز جمعہ کی دو رکعت کا اور بعد اوسکی چار رکعت کا اور عطا نی کہا کہ
مینی دیکہا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہ پڑہی اونہون نی بعد جمعہ کی دو رکعت
پہر چار رکعت اور سنت امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک بعد جمعہ کی چار رکعت
ہی مسلم نی روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نی جب کسیکو فراغت ہو نماز جمعہ سی چاہئی کہ پڑہی بعد اوسکی
چار رکعت اور یہہ چار رکعت ایک سلام سی پڑہی اگر دو سلام سی پڑہیگا
سنت ادا ہوگی اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کی نزدیک چہہ
رکعت سنت ہی بعد جمعہ کی چار پہلی اور پہر دو اور یہی بہتر ہی تا خلاف میں
نہ پڑی اور اگر پہلی دو پڑہی پہر چار کچہہ مضائقہ نہین ہی اور چار رکعت سنت
قبل جمعہ کی ایک سلام سی بہی ثابت ہی شرح منیہ میں اسکو مصرح لکہا ہی
تو ترمذی نی روایت کی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پڑہتی تہی قبل جمعہ کی چار
رکعت اور بعد جمعہ کی چار رکعت اور سیوطی نی جمع الجوامع میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سی نقل کی کہ جو پڑہنی والا ہو نماز جمعہ کو چاہئی کہ پڑہی قبل نماز جمعہ کی چار
رکعت اور بعد اوسکی چار رکعت اور مواہب میں روایت ہی نافع سی کہ ابن
عمر رضی اللہ عنہما دراز کرتی تہی اوس نماز کو جو جمعہ کی پہلی پڑہتے تہے
اب ظاہر ہوا کہ بعضے محدثون نی جو اس سنت کا انکار کیا ہی وہ بیجا ہی
بعد اگر سنت قبل جمعہ کی کسی نی شروع کی اور پہر خطیب منبر پر واسطی خطبہ
کی چڑہا تو اوس سنت کو نہ توڑی ہلکی پڑہ کی تمام کری ثمرہ ثانیہ سنت میں

غیر موکدہ بردرات کی اب مذکور ہوتی ہین **تحیۃ الوضوء** دو رکعت بعد وضو
کی قبل خشک ہونی اعضا کی مستحب ہی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو مسلمان
وضو کری اچہی طرح پہر کہڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑہی خشوع دل سی واجب ہو گی اسکو
واسطی جنت آور اگر وضو وقت مکروہ مین کیا تو یہہ نماز نہ پڑہی اور مستحب اس دو
رکعت مین یہ ہی کہ جلدی پڑہی آور اس نفل مین نیت مطلق نفل کی کری اور تحیۃ الوضو
یا شکر الوضو کہنا ثابت نہین ہی آور بعضی فقہا نی لکہا ہی کہ بعد غسل کی بہی دو
رکعت پڑہنا مستحب ہی **تحیۃ المسجد** بعضی کہتی ہین مسجد مین جب آوی بیٹہی
پہر کہڑا ہو کر دو رکعت پڑہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ یہ کام عوام کا
ہی اسکا اعتبار نہین ہی اور صحیح یہ ہی کہ قبل بیٹہنی کی دو رکعت پڑہی امام محمد
رحمہ اللہ نی موطا مین روایت کی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا جب آوی کوئی مسجد مین نماز پڑہی دو رکعت قبل بیٹہنی
کی اور اگر بیٹہ گیا تو اوٹہ کی پڑہ لی اور اگر تمام دن مین کئی مرتبہ مسجد مین
آوی تو ایک مرتبہ اول خواہ اخیر تحیۃ المسجد کافی ہی اور مسجد مین نماز فرض پڑہنی
کی نیت سی آنا منفرد ہو یا امام یا مقتدی قائم مقام ہی تحیۃ المسجد کی اور
اگر بسبب حدث یا خوف یا کراہت وقت یا ازدحام کی تحیۃ المسجد پڑہنی پر قدرت
نہین ہی تو مستحب ہی کہ چار مرتبہ کہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور منقول ہی بعضی سلف سی کہ یہ کہنا برابر ہی دو رکعت کی اور ظہیریہ
مین ہی کہ مکہ مین طواف بیت اللہ کا قائم مقام ہی تحیۃ المسجد کی آور ملا علی قاری نی
لکہا کہ جو داخل ہو مسجد حرام مین بقصد طواف کی وہ پہلی طواف کری اور نہین
تو پہلی نماز پڑہی اور جو مسجد نبوی مین آوی وہ پہلی تحیۃ المسجد پڑہی پہر زیارت

اب بہی کری اور جب آدمی مسجد میں اوے اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو بیٹہنی اور تحیۃ المسجد نہ پڑہی **صلوۃ الاذان** ترمذی کی روایت کی برہ رضی اللہ عنہ سی کہ ایکروز بعد نماز صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلال رضی اللہ عنہ کو بلاکی فرمایا کس عبادت کی سبب سی تو میری اگی چلتا تہا بہشت میں عرض کیا یارسول اللہ جب سنتی اذان کہی تب دو رکعت نفل پڑہی یعنی درمیان اذان و اقامت کی اور جب مجہی حدث ہوا سبب میں کی وضو کرلی اور دو رکعت نفل تحیۃ الوضو کو ادا کیا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ انہیں دو خصلتوں سی یہہ درجہ تو نی پایا **نماز اشراق** یہ نماز مستحب ہی دو رکعت کذا فی حاشیۃ الطحطاوی اور ترمذی کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو پڑہی نماز صبح کو ساتہہ جماعت کی پہر بیٹہی یاد کرتا ہو اللہ کو آفتاب کی طلوع تک پہر پڑہی دو رکعت تو ملیگا ثواب اوسکو حج اور عمرہ کا پورا پورا پورا اور بعضے مشائخ وقت نماز اشراق کا آفتاب کی ایک یا دو نیزہ بلند ہونی سی دو ساعت تک او روقت نماز چاشت کا دو ساعت سی دوپہر تک ٹہہراتی ہیں اور کہتی ہیں کہ نماز اشراق کی دو رکعت یا چار ہی اور نماز چاشت کی چار سی بارہ تک اور واقف حدیث پر مخفی نرہی کہ اس تخصیص و تعین پر کوئی دلیل قائم نہیں ہی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نی لکہا ہی کہ حقیقت میں ایکوقت ہی اور ایک نماز اول وقت اوسکا اشراق ہی اور آخر وقت قبل دوپہر اور بعض اوقات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں وقتوں میں نماز پڑہتی تہی اسی سی گمان کیا لوگوں نی کہ دو وقت ہیں اور دو نماز **نماز چاشت**

یہ نماز مستحب ہی اقل دو رکعت اور اکثر بارہ رکعت اور اوسکی درمیان مین
جسقدر ہو سکی ابو داؤد نی روایت کی معاذ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نی جو شخص مصلی پر بعد فراغت نماز صبح کی یہانتک کہ پڑہی دو رکعت
نماز چاشت کی اور نہ بولی اس درمیان مین مگر اچھی بات بخشی جاوینگی خطائین
اوسکی اگرچہ ہوون کف دریا سی زائد اور ترمذی نی روایت کی انس رضی اللہ عنہ
سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی جو پڑہی نماز چاشت بارہ رکعت
بنائیگا اللہ اوسکی واسطے مکان سونیکا بہشت مین اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
نی فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز چاشت کی پڑہتی تہی بارہ رکعت
اور بخاری نی روایت کی ام ہانی سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میری
گہر مین تشریف لائی جس روز فتح ہوا مکہ پہر غسل فرمایا اور پڑہی آپ نی آٹہہ
رکعت نہین دیکہی مین نی کوئی نماز ہلکی اس سی مگر اطمینان سی کرتی تہی رکوع اور
سجدہ کو اور وہ نماز چاشت کی تہی اور حاکم نی جابر بن عبد اللہ سی منقول کیا کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی چہہ رکعت نماز چاشت پڑہی اور در مختار
مین ہی کہ چار رکعت مستحب ہی اور یہی معتمد ہی مسلم نی روایت کی معاذہ سی
کہ مین نی پوچہا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سی کی رکعت پڑہتی تہی پیغمبر خدا
نماز چاشت کی فرمایا چار رکعت اور زیادہ کرتی جسقدر خدا چاہتا اور
منقول ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سی کہ وہ پڑہتی تہی نماز چاشت کی سو رکعت
اور وقت اس نماز کا آفتاب کی ایک یا دو نیزہ بلند ہونی سی دوپہر تک
اور وقت افضل اور بہتر جب آفتاب گرم ہو یعنی پہر دن چڑہی کی بعد
اور مستحب ہی کہ اگر دو رکعت پڑہی پہلی رکعت مین والشمس اور دوسری مین

والضحی پڑہی اور اگر چار پڑہی تو پہلے رکعت مین والشمس اور دوسری مین واللیل
اور تیسری مین والضحی اور چوتہی مین الم نشرح پڑہی اور یہ نماز مجرب ہی برکت رزق
کی باب مین اور آدمی اسکے سبب فقر اور تنگی سی غنی ہوتا ہی اور سنت ہی کہ بعد نماز چاشت
کی سو بار کہی اللهم اغفر لی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الغفور
اور قاضی ابوبکر بن عربی مالکی نی لکہا ہی کہ یہ نماز اگلی انبیاؤنکی ہی جو پیغمبر خدا
صلی الله علیه وآله وسلم کی پہلے تہی اور امام مالک نی بی بی عائشه رضی الله عنها
سی روایت کی فرماتی ہین اگر زندہ ہون ماباپ میری نہ چہوڑون مین نماز چاشت
کو یعنی بلذت ماباپ کی زندگی کی اس نماز کی لذت کو نہین پہونچتی ہے اور شیخ ابن
حجر نی نقل کی کہ بہتر نماز چاشت مین یہ ہی کہ پڑہی جاے مسجد مین اور مستثنی
ہی اوس سی جو فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیه واله وسلم نی نوافل کی باب مین
کہ بہتر گہر مین انکا پڑہنا ہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ اصل نماز چاشت
مین یہ ہی کہ پڑہی جاے گہر مین **نماز فی الزوال** ابو داؤد نی روایت
کی ابو ایوب انصاری رضی الله عنه سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله
وسلم نی چار رکعت قبل نماز ظہر کے ایک سلام سی مقبول ہوتی ہین اور دروازے
آسمانکی اونکی پہونچنے کیواسطے کہلتے ہین اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی لکہا ہی
کہ یہ چار رکعتین احتمال ہی کہ سوای سنت موکدہ ظہر کی ہون جو پڑہی جاتے
ہین بعد ڈہلنی آفتاب کی اور انکو صلوٰۃ فی الزوال کہتے ہین اور عبد الله بن
مسعود رضی الله عنه بعد زوال کی آٹہہ رکعت پڑہتی تہی اور کہتی تہی کہ یہ
آٹہہ رکعت برابر ہین آٹہہ رکعت تہجد کی **نماز نفل بعد ظہر** چار رکعت بعد
ظہر کی مستحب ہے کذا فی الدر اور ترمذی نی ام حبیبہ رضی الله عنها سی روایت

کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھی قبل نماز ظہر کی چار
رکعت اور بعد اوسکی چار رکعت حرام کری اوسکو پروردگار دوزخ پر اور
اس چار رکعت کو چاہی ایک سلام سی پڑھی اور چاہی دو سلام سے لیکن ایک سلام
سی بہتر ہی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے لکھا ہی معلوم نہین ہوا کہ
یہہ چار رکعت سوای دو رکعت سنت ظہر کی ہی یا ساتھ اوسکی دونون
احتمال ہین مگر ظاہر احتمال اول ہی **نماز نفل قبل عصر** یہہ نماز مستحب ہے
اور بہتر چار رکعت ہے ایک سلام سی یا دو سلام سی اور چاہی دو رکعت پڑھی
ابو داود نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قبل عصر کی دو رکعت پڑھتی تھی یعنی کبھی نہ ہمیشہ اور ترمذی نے
حضرت علی رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم چار رکعت قبل عصر کی پڑھتی تھی دو سلام سی اور امام احمد نے روایت
کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے رحمت کری اللہ اوسپر جو پڑھی قبل عصر کی چار رکعت شیخ عبد الحق
نے لکھا ہی کہ لفظ رحمت سی اشارہ ہی اس نماز کی مستحب ہونی پر **نماز نفل بعد
عصر** مسلم نے عایشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کی کہ نہین چھوڑتی پیغمبر خدا میری
گھر مین دو رکعت بعد عصر کی ہرگز شیخ عبد الحق محدث نے لکھا ہی کہ یہہ دو
رکعت نفل بعد عصر کی مخصوص حضرت کی واسطے تھی اور ہمکو پڑھنا اسکا مکروہ
ہی حدیثوں مین ممانعت نماز نفل کی بعد عصر کی بہت آئی ہی اور امام محمد
نے موطا مین سایب بن یزید سی روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
مارا منکدر کو اس سبب سی کہ اونہون نے دو رکعت بعد عصر [illegible]

تھی اور ابن ہمام نی لکہا ہی کہ یہہ مارنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ردید وی صحابہ
کی تہا اور کسی نی انکار نکیا پس حساب اجماع ہوا اس بات پر کہ بعد عصر کی نفل نہین
ہی **نماز نفل قبل مغرب** بخاری نے روایت کی عبد اللہ بن مغفل سی
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی پڑہی قبل نماز مغرب جو چاہی
اور انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ جب موذن اذان مغرب کی کہتا تہا
بعضے صحابہ [illegible] مسجد کی ستونون کی طرف جاتی دو رکعت قبل فرض کی
پڑہتی تہی اور پیغمبر خدا تشریف لاتی اور انکو نماز پڑہتی دیکہتے اور منع نفرماتی
تہی اور امام نووی شافعی نی لکہا ہی کہ یہہ رکعتین مستحب ہین اور بعضے حنفیہ
اسکو مباح لکہتے ہین اور اکثر حنفیہ کہتے ہین کہ یہہ امر ابتدا مین تہا پہر منسوخ ہوا
اب نفل قبل نماز مغرب کی پڑہنا مکروہ ہی کہ اس مین تاخیر مغرب کی لازم آتی
ہی اور خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پڑہنا اس نماز کو خوب ثابت
نہین مگر ابن حبان نی روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نی اسی پڑہا ہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ یہہ پڑہنا آپ کا واسطے بیان جواز
کی تہا یا مخصوص حضر کی ساتہ ہو یا یہہ معاملہ اوائل کا ہو پہر منسوخ ہوا اور اسی
کی تائید ہی وہ جو ابو داؤد نی روایت کی کہ پوچہا ابن عمر رضی اللہ عنہما سی
کسی نی اس نفل کا حال فرمایا نہین دیکہا کسیکو مین نی پیغمبر خدا کی عہد مین کہ پڑہتا ہو یہہ
نفل اور خلفای اربعہ سی اس نماز کا پڑہنا ثابت نہین ہی **صلوۃ الاوابین**
چہہ رکعت نفل بعد مغرب کی مشائخ طریقت پڑہتی ہین اور اسکا صلوۃ الاوابین
نام رکہتی ہین شیخ ابن ہمام نی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی جو پڑہی بعد مغرب کی چہہ رکعت وہ لکہہ جاینگا اوابین

سی آور در مختار مین ہی کہ انکو ایک سلام سی پڑہی اور چاہی دو سی اور چاہی تین
سی آور ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ دو رکعت سنت موکدہ مغرب کی داخل
ہین انہین چہہ رکعت مین اور ایسی ہی داخل ہین بیس رکعت مین جسکا ذکر
آتا ہی تو اس سنت موکدہ کو ایک سلام سی پڑہی اور باقی مین اختیار ہی اور
ترمذی نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی جو پڑہی بعد مغرب کی چہہ رکعت اور اونکی ادا کی درمیان مین بد بات
زبان سی نہ نکالی برابر ہونگی ثواب مین بارہ برس کی عبادت کی اور ترمذی
نی اس حدیث کو غریب لکھا ہی اور اسکے راویون مین عمر ابن خثعم ہی اور وہ
روایت کرتا ہی منکر حدیثونکو آور بخاری کی نزدیک اوسکا اعتبار نہین اور ترمذی
نی روایت کی بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی جو پڑہی بعد فرض مغرب کی بیس رکعت بناویگا اللہ اوسکے واسطے مکان
بہشت مین شیخ عبد الحق نی لکھا ہی کہ محدثون نی اس حدیث کو ضعیف لکھا ہی

نماز نفل قبل عشا فقہ مین چار رکعت قبل عشا کے مستحب لکھتے ہین مگر
اس باب مین کوئی حدیث نظر مین نہین گذری اور طحاوی نی لکھا ہی کہ کوئی
حدیث خاص اس چار رکعت کی مستحب ہونی مین منقول نہین ہوئی فقہانی
عشا کو مانند ظہر کے خیال کرکے یہہ چار رکعت تجویز کے آور حضرت بحر العلوم
مولانا عبد العلے نور اللہ مرقدہ نی لکھا ہی کہ مین نی اپنی باپ یعنی حضرت
واقف اسرار رب العالمین مولانا نظام الملۃ والدین قدس اللہ سرہ کو دیکھا
ہمیشہ پڑہتی تہی اس چار رکعت کو مگر فرماتی تہی کہ اسکے اصل حدیث سی نہین ملتی
اور شرح منیہ مین ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اس چار رکعت پر

سو اطمینان نہین کی اس سی معلوم ہوا کہ کبھی پڑہی ہی **نماز نفل بعد عشا**
دو رکعت بعد عشا کی پڑہی یا چار رکعت اور یہہ بہتر ہی کذا فی الکافی اور امام
ابو حنیفہ رح کی نزدیک یہہ چار رکعت ایک سلام سی بہتر ہی اور امام ابو یوسف
اور امام محمد علیہما الرحمۃ کی نزدیک دو سلام سی پڑہنا بہتر ہی اور ابو داؤد نی
عایشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کی کہ پیغمبر خدا جب نماز عشا پڑہ کی میری حجرہ
مین آتی تھی چار رکعت پڑہتی تھی یا چہہ رکعت یہان بی بی عایشہ نی دو رکعت
سنت موکدہ عشا کو ملا کی فرمایا ہی **نماز نفل بعد وتر** امام احمد نی ابو
امامہ سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہتی تھی بعد وتر
کی دو رکعت بیٹھہ کی اور اون مین اذا زلزلت پہلی رکعت مین اور قل یا دوسری
رکعت مین پڑہتی تھی اور دارمی نی ثوبان سی روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی رات کو اوٹھنا مشقت ہی بعد وتر کی دو رکعت
پڑہو اگر تہجد میسر ہوا بہتر ورنہ یہ دو رکعت کافی ہین تہجد سی ان حدیثون سی
معلوم ہوا کہ بعد وتر کی نماز پڑہنا درست ہی اور وہ جو مسلم نی ابن عمر رضی اللہ
عنہما سی روایت کی ہی اِجعَلُوا آخِرَ صَلوتِکُم بِاللَّیلِ وِتراً یعنی کرو آخر نماز
اپنی رات کو وتر مراد اس سی استحباب ہی وجوب نہین یعنی پڑہنا وتر کا آخر
شب مین کہ بعد اوسکی نماز نہو مستحب اور افضل ہی اور مرقات مین لکہا ہی کہ
اس دو رکعت کو ملا کی پڑہی بعد مطلق نفل کی نیت کری اور نام شفع وتر کا
نلی کیا اسکی یہہ معنی نہین ہین وتر ان دو رکعت کی ملنی سی جفت نہین ہوتی
اور بعد وتر کی دو سجدی یعنی بلاد مین متعارف ہین لوگ بعض روایات
ضعیف اسکی فضل مین لاتی ہین مگر شیخ عبد الحق نی لکہا ہی کہ حدیث

سی اسکا نشان نہین ملتا اور کسی امام ایمہ اربع سی اسکا سنت یا مستحب ہونا
منقول نہین ہوا اور دیار عرب مین اسپر عمل نہین ہی **نماز تہجد** ترمذی نے
روایت کی ابو امامہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ لازم
کرو اپنی پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کیونکہ طریقہ ہی لوگون نیکون کا جو پہلے
تمسے تہی اور سبب ہی نزدیکی کا خدا کی طرف اور سبب دفع ہونی گناہون کا
اور باز رہنی کا گناہون سی ہی اور ترمذی نے روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بہتر سب نمازون مین بعد فرض کے
نماز تہجد کی ہی اور اختلاف ہی اس امر مین کہ نماز تہجد کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر فرض تہی یا نفل اکثر اصحاب حنفیہ اور شافعیہ فرضیت کی قائل ہین اور بعضون نے
کہا ہی کہ نفل تہی اور فرضیت اس نماز کی آپ پر خاص قرآن سی ہی تا دلیل کی لکہتے ہین
فرمایا اللہ جلشانہ نی فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ یعنی سونا موقوف کر اور نماز پڑہ ای پیغمبر اور یہ
تہجد زائد ہی اون فرضون پر جو پانچ وقت کی نمازین فرض ہوئین اور یہہ فرضیت خاص
تیری واسطے ہی امت پر نہین ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز تہجد تو ہمیشہ پڑہتی
تہی حضر اور سفر مین اور سبب عذر کی آپ نی بیٹہکر بہی یہہ نماز پڑہی ہی اور کبہی جو یہہ نماز فوت
ہوئی دن کو بارہ رکعت اوسکی بدلی آپ نی پڑہی ہی اور طیبی نی لکہا ہی کہ ابتدای وقت
تہجد جب رات کی آخر تہائی باقی رہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ابتدای وقت تہجد
دو پہر رات گذرنی کی بعد سی شروع ہوتا ہی اور کچہہ سو لینی بعد اوٹہنا شرط نہین ہی اور
تفسیر احمدیہ مین ہی کہ نماز تہجد سب لوگونکی واسطے نفل ہی اور ثابت ہوا ہی کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نماز شب مین بعد عشا اور اوسکی توابع کی فجر تک تہجد اور وتر پڑہتے
تہی وہ اکثر اوقات مین گیارہ رکعت تہی اور کبہی اس سی کم بہی پڑہا ہی مگر وہ جو

عالمگیریہ مین لکہا ہی کہ اقل نماز تہجد پیغمبر کی دو رکعت تہی یہہ ثابت نہین ہی آور مالا بدّ منہ
مین ہی کہ کم چار رکعت سی تہجد کی روایت نہین آئی آور زیادہ بارہ رکعت سی یہہ
اکثر اتفاق پڑہنی کا ہوا ہی اور روایتین پیغمبر کی تہجد کی مختلف واقع ہوئی ہین اور
شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمۃ نی لکہا ہی کہ تہجد پڑہنی والا سب طریق کو ان روایات
مختلفہ سی اختیار کری کا شرف اتباع پیغمبر پائیگا اور اگر سب طریقہ ان سی پڑہی باوقات
مختلفہ تو بہت مناسب ہے **طریقہ اول** روایت کی بخاری نی حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سی کہ پیغمبر پڑہتی تہی درمیان نماز عشا و فجر کی گیارہ رکعت دو دو رکعت
کی بعد سلام کرتی تہی دس رکعت کو پانچ سلام سی پڑہتی تہی ایک رکعت وتر کے
پڑہتی اور یہی مذہب ہی امام احمد اور اکثر شافعیہ کا **طریقہ دوسرا** روایت
کی ترمذی نی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا نہین پیغمبر نے زیادہ کیا رمضان
اور غیر رمضان مین گیارہ رکعت پر پہلی چار رکعت پڑہتی تہی نہ پوچہو اونکی خوبی
اور درازی پہر چار رکعت پڑہتی تہی نہ پوچہو اونکی خوبی اور درازی پہر پڑہتی
تہی تین رکعت اور یہی مختار ہی بعضی حنفیہ کا کہ آٹہہ رکعت تہجد پڑہی دو سلام
سی پہر تین رکعت وتر پڑہی **طریقہ تیسرا** روایت کی مسلم نی ابن عباس سے
کہ مین نی دیکہا پیغمبر کو جب تہائی آخر رات کی یا کم تہائی سی باقی رہی اوٹہی
اور وضو کیا پہر بارہ رکعت چہہ سلام سی پڑہی پہر وتر پڑہی تو یہہ مجموعہ تیرہ
رکعت ہوئین اور نماز تہجد بارہ رکعت تہہری آور بحر العلوم نی لکہا ہی کہ ان
بارہ رکعت مین دو رکعت تحیۃ الوضو کی تہی کبہی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم اونکو بہی پڑہتی تہی اور نماز تہجد دس رکعت تہی **طریقہ چوتہا**
روایت کی ترمذی نی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی کہ پیغمبر صلی اللہ

اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتی تھی یا انکو تیرہ رکعت اور اون مین پانچ رکعت وتر کی
تھی اور ان پانچون کی درمیان مین جلسہ نفرماتی آخر مین صرف ایک جلسہ فرماتے
تھی اور بحر العلوم لکھتی ہین کہ یہان بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نی سنت فجر کو
ملا کی فرمایا تو تہجد کی نماز چھہ رکعت ٹھہری اور پانچ وتر اور دو سنت فجر کی مگر اسمین قدر
تردد ہی کہ حدیث مین تصریح ہی کہ انکو پڑھتی تھی اور سنت فجر کی انکو پھیر
پڑھی باقی اور بعضی حنفیہ کہتی ہین کہ وتر ان تیرہ رکعت مین تین رکعت تھی
مگر دو رکعت تہجد کی کہ ہلکی ہوتی تہین اوس سی اونکو اس مین شمار کرکی باقی
رکعت وتر کی شمار ہوئین مگر اس حدیث مین تصریح ہی کہ ان پانچون رکعت مین
نہین بیٹھتی تھی مگر آخر مین یہہ تصریح مخالف اس تاویل کی ہی طریقہ پانچوان
روایت کی مسلم نی ابن عباس سی کہ پیغمبر خدا اوٹھی اور مسواک کرکی وضو کیا
اور اسی مسواک اور وضو کی درمیان مین پڑھتی تھی آخر سورہ آل عمران کو یعنی
اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی
الْاَلْبَاب تمام کیا حضرت نی سورتکو پھر پڑھی حضرت نی دو رکعت اچھی طرح اطمینان
سی ایسا ہی کیا آپ نی تین دفعہ یہہ چھہ رکعت ہوئین تین سلام سی پھر ہر مرتبہ آپ
وضو کرتی تھی اور مسواک اور پڑھتی تھی ان آیتونکو پھر پڑھی آپ نی تین رکعت وتر
کی طریقہ چھٹا روایت کی مسلم نی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی نو رکعت نماز پڑھی اور نہ بیٹھی مگر آٹھوین رکعت کی
بعد پھر سلام نہین کیا اور کھڑی ہوکی نوین رکعت پڑھی پھر بیٹھی اور سلام پھیرا
اور دو رکعت پڑھی بعد سلام کی بیٹھی ہوئی اور یہہ دو رکعت اخیر کی وہ دو
رکعتین تہین جو بعد وتر کی پڑھی جاتی ہین طریقہ ساتوان مروی ہی

ہی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سن
زائد ہوا اور بدن پر گوشت آیا تب آپ نی چھہ رکعت پڑہی اور بعد چھٹی رکعت
کی بیٹھہ کی اوٹھی پھر ساتوین رکعت پڑہ کی سلام پھیرا پھر وہی دو رکعتین بیٹھی
ہوئی پڑہین **طریقہ آٹھوان** ابو داؤد نی روایت کی ابو حذیفہ سی کہ مین
نی دیکھا پیغمبر خدا کو کہ پڑہی آپ نی پہلی رکعت مین سورہ بقرہ پھر رکوع کیا قریب
قیام کی اوسمین کہتی تہی سبحان ربی العظیم پھر اوٹھایا سر اور کھڑی رہی قریب
رکوع کی کہتی تہی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی لربی الحمد پھر سجدہ کیا قریب قومہ
رکوع کی اور کہتی تہی اوسمین سبحان ربی الاعلی پھر اوٹھایا سر اور بیٹھی درمیان
دو سجدونکی قریب سجدہ کی اور کہتی تہی رب اغفر لی پھر اسیطرح چار رکعت
پڑہی پہلی رکعت مین سورہ بقرہ اور دوسری مین آل عمران اور تیسری مین
سورہ نسا اور چوتھی مین سورہ مائدہ یا سورہ انعام اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نماز تہجد مین کبھی قراءت باواز بلند کرتی تہی اور کبھی پست اور
حدیث صحیح مین ہی کہ ایکروز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی اپنی اصحاب
سی فرمایا کیا تمسے نہین ہو سکتا کہ ہر شب تہائی قرآن یعنے دس پارہ پڑہا
کرو اصحاب نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہہ بہت دشوار ہی کس سی ہو سکتا
ہی آپ نی فرمایا سورہ قل ہو اللہ احد برابر تہائی قرآن کی ہی ثواب مین
اگر اسکو پڑہیگی ثواب پڑہنی تہائی قرآن کا حاصل ہوگا اسیواسطے اکثر مشائخ
نی نماز تہجد مین پڑہنا اس سورہ کا معمول کیا ہی اور اسکی تین طریقے
ہین اول یہہ کہ بعد سورہ فاتحہ کی ہر رکعت مین تین بار یہہ سورہ پڑہی دوسرے
یہہ کہ بعد سورہ فاتحہ کی پہلی رکعت مین بارہ بار یہہ سورہ پڑہی پھر ہر رکعت

میں ایک ایک بار کم کرتا جائے تو بارہویں رکعت میں ایک بار یہہ سورہ پڑہی جایگی
تیسرے یہہ کہ اول رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کی ایک مرتبہ پڑہے پہر ہر رکعت میں
ایک ایک بار بڑہاتا جائے تو بارہویں رکعت میں بارہ بار پڑہنا ہوگا مگر یہہ طریقہ
تیسرا مقبول فقہا نہیں ہے اسواسطے کہ دوسری رکعت اس طریقہ میں پہلی
رکعت سی زائد ہوتی ہی اور یہہ خلاف اولی ہی اور بعضی مشائخ ہر رکعت
میں سورہ مزمل ساتہہ قل ہو اللہ کی ملاکی پڑہتی ہیں اور حضرت خواجہ نقشبند
قدس اللہ سرہ اپنی مریدونکو نماز تہجد میں سورہ یس پڑہنی کا حکم فرمائی تہی
ایسا ہی تحریر فرمایا ہی حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ
نی اور اگر وتر پڑہ کی نماز تہجد پڑہی تو پہر اعادہ وتر کا نکری حدیث صحیح میں
آیا ہی کہ ایک شب میں دو وتر نہیں **شاخ دوسری** اس میں دو ثمرہ
ہیں **ثمرہ اول** اس میں وہ نمازیں مذکور ہوتی ہیں جو ہر سال پڑہی جاتی
ہیں **نماز عاشورا** محرم کی دسوین کو عاشورا کہتے ہیں اوس دن
روزہ رکہنا مستحب ہے اور ترمذی نی روایت کی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سی
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی روزہ عاشورا کا کفارہ ہی
ایکسال گذشتہ کی سیأتکا اور یہہ دن بہت متبرک ہی اسی دن میں نجات
پائی موسی علی نبینا وعلیہ السلام اور اونکی قوم نی اور غرق ہوا فرعون
اور اوسکا لشکر اور ایک روایت ضعیف میں یہہ ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جو اپنی عیال پر اس دن میں کشادگی اور فراخی
رزق کی کریگا ایکسال کامل فراخی رزق میں رہیگا اور اس دن میں اظہار خوشی
اور بالتخصیص سامان زینت کرنا جیسے خضاب لگانا سرمہ لگانا پوشاک

اچھی یا نئی بدلنا طرح طرح کی کھانی پکانا غسل کرنا تیل لگانا خوشبو لگانا
مہندی لگانا اور یہی اظہار غم کرنا جیسے چھاتی کوٹنا سر پیٹنا خاک اڑانا ہای
ہای کرنا پان چھوڑنا پلنگ پر سونا پوشاک نہ بدلنا چوڑی توڑنا شرع سی
ثابت نہین ہی اس باب مین کوئی حدیث صحیح پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور اونکی اصحاب سی مروی نہین ہوئی اور چارون اماموں
سی ان چیزونکی جو بی منقول نہین ہوئی اور یہہ جو مشہور ہی کہ اسی روز
مین پیدا ہوئی حضرت ابراہیم اور نجات ملی اونکو آگ سی اور پیدا ہوئی
حضرت اسماعیل اور حضرت آدم اور قبول ہوئی توبہ اونکی اور حضرت یونس
کی قوم کی اور حضرت یوسف اور حضرت یعقوب سی ملاقات ہوئی اور پیدا
ہوئی طبقات آسمان اور زمین کی اور قلم اور لوح اور جبریل اور تمام
ملائک اور خطا حضرت داؤد کی معاف ہوئی اور حضرت ادریس آسمان
پر گئی اور قیامت قائم ہوگی اور توریت حضرت موسی پر نازل ہونے
اور حضرت یوسف قید سی باہر نکلی اور حضرت یعقوب نابینا ہی بینا ہوئے
اور حضرت یونس ماہی کی شکم سی نکلے اور حضرت ایوب کی بلا دفع ہوئی
اور مانند اوسکے یہہ سب موضوع اور بی اصل کہانیان ہین انکا نشان
معتمد کتابونمین نہین ہی اور یہہ جو حدیث مشہور ہی مَن اکتَحَلَ بالاثمد
یومَ عاشورا لم ترمد عینہ ابداً یعنی جو سرمہ لگاوی اثمد روز عاشورا
مین اوسکی آنکھہ مین بیماری رمد کی کبھی نہوگی ابن جوزی نے اسکو
موضوع لکھا ہی اور کوئی نماز روز عاشورا کی خاص شرع سی ثابت
نہین ہی اور بعضی راوی لکھتی ہین کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

والہ وسلم نی جو پڑہی اسدنمین چار رکعت ہر رکعت مین سورہ الحمد ایکبار اور
پچاس بار قل ہو اللہ بخشیگا اسداوسکی گناہ سو برس کی پچاس برس گذشتہ اور
پچاس برس آینده اور بنادیگا اسداوسکی واسطے ہزار منبر نور کی ابن جوزی
نی اسکو موضوع لکہا ہی **نماز اخری چار شنبہ** صفر کی مہینے
کو منحوس جاننا اور اوسمین شادی وغیرہ خوشی کی کام نکرنا خلاف شرع ہے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی صاف فرمایا ہی کہ صفر کی نحوست کچھہ
نہین ہی صحیح مسلم مین یہہ حدیث موجود ہی اور اس مہینے کی آخری چار شنبہ
کو عوام بہت اچہا دن سمجھتے ہین اور غسل کرنا اور اچھی پوشاک بدلنا اور
میلے مین جانا اور سیر باغ کرنا ضرور اور بہتر سمجھتی ہین اور کہتی ہین کہ
اسدن مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی غسل صحت فرمایا یہہ سب
باتین بی اصل ہین البتہ آخر صفر سی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری
جسمین آپ نی انتقال فرمایا شروع ہوئی اور اسدنمین کوئی نماز خاص
شرع سی ثابت نہین ہی اور بعضی مشائخ تعویز اسدن مین لکہتے ہین اور
اوسکو پانی مین گہول کی لوگ پیتی ہین اور سمجھتے ہین کہ جسنے یہہ پانی پیا ایک
سال زندگی کا اجارہ لیا یہہ بات ہرگز شرع سی علاقہ نہین رکھتے ہے
نماز شب ولادت ربیع اول مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اور جس شب مین آپ نی قدم دنیا مین
رکہا وہ شب افضل ہی شب قدر سی تصریح اسکے ابن حجر مکی اور شیخ عبد الحق
محدث دہلوی نی کی ہی اور کوئی عبادت خاص اس شب کی شرع سی ثابت
نہین ہی باسقدر حدیث مین آیا ہی کہ بعضی صحابہ نی پیغمبر خدا صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم دوشنبہ کی روزہ کو پوچھا آپ نی فرمایا کہ دوشنبہ کو مین پیدا ہوا
اور اوسی دن نبوت کا درجہ مجھی عنایت ہوا اس سی اجازت روزہ دوشنبہ
کی ثابت ہوئی **نماز لیلۃ الرغائب و نماز شب معراج**
ماہ رجب کو قبیلہ مضر بہت برکت والا جانتی تہی اسیواسطے اسکو رجب مضر
کہتی ہین اور جو مشہور ہی کہ پروردگار عالم جب اس مہینے سی عمل نیک
و بد بندونکی پوچھیگا تو یہہ کہیگا کہ مین بہرا ہون نہین سنتا ہون اور صفت
ستاری کی ظاہر کرکے اعمال ہلوگون کی ظاہر نکریگا اس بات کی کچھہ خوب
اصل شرع سی ثابت نہین ہوتی ہی اور اس مہینے کی پہلے جمعہ کی شبکو لیلۃ الرغائب
کہتی ہین مشائخ نی اس شب کو نمازین مقرر کین ہین اور امام محی الدین
نووی نی اسکا انکار کیا اور کہا کہ یہہ بدعت مذمومہ ہی اور حموی نی لکہا ہی
کہ بعد چار سو اسی برس کی یہہ نماز حادث ہوئی اور پہلی اس سی اسکا نشان
نہ تہا اور علامہ نور الدین علی مقدسی نی اسکے انکار مین ایک تحریر کی ہی نام اوسکا
ردع الراغب عن صلوۃ الرغائب رکہا ہی اور صاحب جامع الاصول نی اپنی
کتاب مین کتاب رزین سی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک
حدیث اس باب مین نقل کی ہی مگر اوسکو مطعون کہا ہی مضمون اوسکا
یہہ ہی کہ درمیان مغرب و عشا کی بارہ رکعت دو دو رکعت کی نیت سی
ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کی سورہ انا انزلناہ تین مرتبہ اور قل ہو اللہ
بارہ مرتبہ پڑہی اور جب فارغ ہو نماز سی تو کہی اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ
الاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ ستر مرتبہ پہر سجدہ کری اور کہی سجدہ مین سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ
الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ستر مرتبہ پہر اوٹہائی سرکو اور کہی رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ

تجاوز عما تعلم انک انت العلی الاعظم ستر مرتبہ پہر سجدہ کرکے وہی کہی
جو پہلی سجدہ مین کہا تہا اور اس سجدہ مین حاجت اپنی پروردگار سی عرض
کرہی قبول ہوگی دعا اوسکی اور تذکرہ شوکانی مین اس حدیث کو موضوع
لکہا ہی اور درمختار مین ہی کہ عوام صلوة الرغائب سی منع کئے جاوین اور
اسی مہینے کی ستائیسوین بنابر بعض روایت کی شب معراج ہی بیہقی نے
شعب الایمان مین روایت کی کہ جو ستائیسوین شب مین عبادت کری اور
ستائیسوین تاریخ روزہ رکہی اوسکو ثواب سو برس کی روزہ کا اور سو
برس کی عبادت کا ملتا ہی اور کہا بیہقی نی کہ یہہ حدیث منکر ہی اور بہی
بیہقی نی بروایت ضعیف شعب الایمان مین یہہ روایت کی کہ جو نماز پڑہی
ستائیسوین شب کو بارہ رکعت ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کی سو مرتبہ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہی اور
سو مرتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بہیجے اور دعا کری دنیا اور
آخرت کی جو چاہی اور اس شب کی صبح کو روزہ رکہی تو خداوند تعالے
اوسکی دعا بیشک قبول کرتا ہی **نماز شب برات اور شب
عیدین وغیرہ** شعبان کا مہینا بڑی برکت کا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سوی رمضان کی جسقدر کہ اس مہینے مین روزہ رکہتے
تہی کسی مہینے مین اوتنا نہین رکہتی تہی اور فرماتی تہی کہ اس مہینے مین عمل بندونکی
خداوند تعالی کی حضور مین پیش کئی جاتی ہین مین دوست رکہتا ہون کہ
میرا عمل پیش ہو اوس حال مین کہ مین روزہ دار ہون اور اس مہینے کی پندرہوین
شب کو شب برات کہتی ہین اس شب مین سال کا حساب تیار ہوتا ہے

اور حضرت عزرائیل کو حکم ہوتا ہی کہ فلان فلان کی اس سال بہر جان
قبض کرنا اور شام سی صبح تک پروردگار عالم اس شب مین آسمان دنیا پر نزول
اجلال فرماکی ندا فرماتا ہی جو مغفرت چاہی اوسی بخشون جو رزق مانگی اوسی
رزق دون جو گرفتار بلا ہو اوسی نجات دون اور جبرئیل علیہ السلام حکم ہوتی
ہین پروردگار عالم کا بہشت کو کہ اس شب مین زینت کری اور آراستہ ہو اور
زیارت قبور اس شب مین مستحب ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم اس شب
مین مقبرہ بقیع مین تشریف لیگئی اور مسلمان مرد و عورت کیواسطے مغفرت کی
دعا کی اور فرمایا آپ نی کہ اس شب کو زندہ کرو یعنے عبادت سی اور اسکی
صبح یعنی پندرہوین تاریخ کو روزہ رکہو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہین کہ حضرت کو مین نی اس شب مین سجدہ مین پایا اور آپ سجدہ مین یہ کہتی
تہی سَجَدَ لَکَ خَیَالِیْ وَسَوَادِیْ وَآمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ فَهٰذِهٖ یَدِیْ وَمَا
جَنَیْتُ بِهَا عَلٰی نَفْسِیْ یَا عَظِیْمُ یُرْجٰی لِکُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ سَجَدَ
وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ ۝ پہر حضرت نی سر اوٹہایا پہر
سجدہ مین تشریف لیگئی اور کہتی تہی سجدہ مین اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ
اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ
اَقُوْلُ کَمَا قَالَ اَخِیْ دَاؤُدُ وَاُعَفِّرُ وَجْهِیْ فِی التُّرَابِ لِسَیِّدِیْ وَحَقٌّ
لَهٗ اَنْ یُّسْجَدَ پہر حضرت نی سر اوٹہایا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا نَقِیًّا مِّنَ
الشِّرْکِ نَقِیًّا لَا کَافِرًا وَّلَا شَقِیًّا اور امام ابو الحسن بکری رحمہ اللہ فرماتی ہین
کہ اس شب مین یہہ دعا کری اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ
عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدُّنْیَا

والاخرۃ اور بعضوں نے اس شب میں سو رکعت نماز نکالی ہی دو دو رکعت
کی نیت سے ہر رکعت میں دس مرتبہ قل ہو اللہ اور پڑا اس نماز کا اہتمام ہوا
جمعہ اور عید سے زیادہ اور پہلے یہہ بدعت بیت المقدس میں شروع ہوئے
سنہ چار سو اڑتالیس ہجری میں پھر علماء مصر اور شام نے خوب اسکا
ابطال کیا اور اس باب میں مشائخ کی احادیث منقولہ کا اعتبار نہیں ہی
جو حدیث بطور محدثین کی صحیح ٹھہری اوسکا اعتبار ہی ملا علی قاری نے اسکے
تصریح کی ہی اور اس شب میں جمع ہو کر مسجد میں نفلیں پڑھنا مکروہ ہی فرادیٰ
فرادیٰ جو چاہی پڑہی اور یہی حکم ہی شب عید الفطر اور شب عید الضحیٰ اور
شب اول ذی حجہ کا اور بدعت ہی شب برات میں حاجت سے زیادہ چراغ
روشن کرنا اور در و دیوار پر رکہنا اور انار اور پہلجہڑی چھوڑنا اور ایسے قبیل
کی لہو و لعب میں اوقات ضائع کرنا اس قسم کی آفتیں ہندوستان میں
پہیلے ہیں اور ولایت عرب کو خدا نے ان آفتوں سے محفوظ رکہا ہی شاید
ہندوستانیوں نے بسبب صحبت کافروں کی رسم دوالی سے اس روشنی
شب برات کو استنباط کیا ہوگا **نماز تراویح** صحیح مذہب یہہ ہی کہ نماز
تراویح سنت موکدہ ہی مرد اور عورت دونوں پر اور منکر اسکا گمراہ ہی اور
مبتدع اور اگر ایک شہر کی لوگ اسی ترک کریں امام اونسے اسبات پر مقاتلہ
کرے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو یا تین رات نماز تراویح کی سات
جماعت کی پڑہی پھر بخوف اسکے کہ شاید فرض ہو جاوے اور امت پر تکلیف
ہو آپ نے جماعت سے پڑہنا چھوڑا اور اجازت چھوڑنے کی صحابہ کو نہیں
دی اسی واسطے صحابہ ہمیشہ اس نماز کو پڑہتے تھے کبھی گہر میں اور کبھی مسجد

مین کبھی فرادی فرادی اور کبھی جماعت کی ساتھہ اور خلفاء راشدین
رضی اللہ عنہم نی اسی ہمیشہ پڑہا اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ذکوان
کی جو انکا غلام آزاد کیا ہوا تھا پڑہتی تھین اور بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا
جماعت کی ساتھہ عورتون مین پڑہتی تھین اور حضرت حسن بصری کی ما
امامت کرتی تھین مسلم نی روایت کی ابوہریرہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جو پڑہی قیام رمضان یعنی تراویح کو ساتھہ ایمان اور
اخلاص اور خواہش ثواب کی بخشیگا اللہ اوسکی اگلی گناہ اور بیہقی نی سند
صحیح سی روایت کی ہی کہ زمانہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی
رضی اللہ عنہم مین بیس رکعت نماز تراویح پڑہی جاتی تہی اور بارکان مین
لکھا ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی سبکو جمع کیا اور ابی بن کعب
قاری کو امام مقرر کیا تب گیارہ رکعت ادا پڑہی جاتی تہی پہر قرار پائی
بیس رکعت اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جو نماز تین شب پڑہی
تہی وہ گیارہ رکعت تہی اور بی بی عائشہ فرماتی ہین کہ نہ تہی پیغمبر کہ زیادہ
کرتی رمضان یا غیر رمضان مین گیارہ رکعت پر روایت کی یہہ بخاری
نی اور ابن ابی شیبہ نی ابن عباس سی روایت کی کہ پڑہتی تہی پیغمبر رمضان
مین بیس رکعت اور وتر اور ان دونون حدیثون مین معارضہ نہین ہی کیونکہ
حضرت عائشہ نی اپنی علم کی موافق خبر دی اور ہو سکتا ہی کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کسی دوسری بی بی کی گہر مین بیس رکعت پڑہی ہو
اور ابن عباس نی خبر پاکر اوسی بیان کیا ہو اور ہمیشہ بیس رکعت پڑہنا
صحابہ کا قرینہ ہی ابن ابی شیبہ کی روایت کی صحت کا اور ہماری

واسطے ... راحت سنت ہوئی اسواسطی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین یعنی باختیار کرو تملوگ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو روایت کی اس حدیث کی ابو داؤد اور امام احمد حنبل نے اور اس نماز کو نماز تراویح اسواسطے کہتی ہین کہ اس نماز مین ہر چار رکعت کی بعد راحت و آرام کرتی ہین اور وقت نماز تراویح کا بعد فرض اور سنت عشا کی قبل وتر کی ہی اور یہہ وقت بہتر ہی اگر بعد وتر کی بھی تراویح پڑہی جائی تو کچہہ مضائقہ نہین ہی اور طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ دو دو رکعت کی نیت کرینا اور بعد ہر چار رکعت کی وقفہ کرنا اور بہتر یہہ ہی کہ جسقدر بر زمانہ مین چار رکعت پڑہین اوتنا وقفہ کرین اور اس وقفہ مین چاہین تسبیح تہلیل ذکر کرین اور چاہین خاموش رہین یا نماز پڑہین فرادی فرادی اور بعضون نی نماز پڑہنا مکروہ لکھا ہی اور مکروہ تحریمی ہی یہہ کہ مقتدی بیٹہا رہی جب امام رکوع کرنی کا ارادہ کری کہڑا ہو کر ملجائی اسواسطے کہ اس مین مشابہت ہی منافقونکے ساتہہ اور سنت ایک ختم ہی اور زیادہ اس سی بہتر ہی مگر رعایت مقتدیون کی امام کو منظور رہی اور امام قراءت قرآن مین جہر کری یعنی باواز بلند پڑہی اور اگر ایک ختم تہینی سی کم مین ہوا تو باقی ایام مین ترک کرنا تراویح کا مکروہ ہی اسواسطی کہ تراویح سنت علیحدہ ہی اور ختم قرآن سنت علیحدہ مذہب اصح یہی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ تراویح کی ترک کرنی مین بعد ختم قرآن کی کچہہ مضائقہ نہین ہی اور اگر امام بیٹہہ کی پڑہتا ہو بعذر یا بلا عذر اور مقتدی کہڑی ہون درست ہی اور زنجو ... مین

ہی کہ تراویح بیٹھکی پڑہنا باوجود قدرت کہڑی ہونیکی مکروہ ہی اور اگر تراویح اپنی
وقت مین فوت ہوجاوی تو اوسکی قضا لازم نہین ہی اور جب ختم ہو قران تراویح
مین تو انیسوین رکعت مین معوذتین سی فارغ ہوکر بیسوین رکعت مین بعد
سورہ فاتحہ کی چند آیت سورہ بقرہ کی پڑہنا چاہئی اور تین مرتبہ قل ہو اللہ ختم کی
وقت پڑہنا مستحب ہی مگر ختم اگر فرض مین ہو تو قل ہو اللہ مکرر نہ پڑہی اور ایک
مرتبہ ساتہ جہر کی امام کو بسم اللہ کہنا ضروری ہی جس سورہ کی سری پر ہو اگر ترک
کریگا تو ختم ساری قرآن کا نہوگا اور بعد ختم قرآن کی دعا قبول ہوتی ہی حصن
حصین مین یہہ مصرح ہی اور اس دعا کی واسطے اہتمام تمام کرنا اور لوگون اور
عورتون کا جمع ہونا اور بتکلف تمام دعا مانگنا جیسا بعضی بلاد مین مروج
ہی بدعت ہی ملا علی قاری نی تحفہ مین اسکی تصریح کی ہی اور اگر ظاہر ہو کہ نماز
عشا کی بی طہارت کی پڑہی ہی اور تراویح طہارت کی ساتہ تو لازم ہی کہ اعادہ
کری تراویح کو عشا کی ساتہ اور درست نہین ہی تراویح پڑہانا امام کا دو مسجد مین
ہر مسجد مین پوری بیس رکعت اور اگر امام فرض عشا کا دوسرا ہو اور امام تراویح
کا دوسرا درست ہی اور اگر نماز عشا کی اکیلے پڑہی اور تراویح امام کی ساتہ
تو کچہہ مضائقہ نہین ہی اور اگر ایک گروہ نی جماعت فرض عشا مین ترک کی
تو نہین ہی انکو کہ نماز تراویح پڑہین جماعت سی اور اگر نماز تراویح مین بعد دو رکعت
کی بیٹہنا سہو ہوا اور کہڑا ہوا تو جب تک کہ تیسری رکعت کا سجدہ نہین کیا اور
یاد پڑا چاہئی کہ بیٹہی اور سلام کری اور اگر بعد سجدہ تیسری رکعت کی یاد آیا
پہر اگر ایک رکعت اور ملائی تو یہہ چارون رکعتین بمنزلہ دو رکعت کی شمار
کیجائینگی اور اگر بعد دو رکعت کی قدر تشہد بیٹہی تہی اور اور چار رکعتین پڑہین تو

چار رکعتین شمار کی جائینگی اور اگر بیسون رکعت کی ایک نیت کی اور ہر دو رکعت
کی بعد بیٹھا قدر تشہد کی تو درست ہی مگر مکروہ ہی اور اگر نہ بیٹھا تو بعضون کی نزدیک
فاسد ہوگی اور بعضون کی نزدیک دو رکعت تراویح شمار کی جائیگی اور باقی نفل
اور لڑکی کی امامت تراویح مین مختلف فیہ صحیح یہہ ہی کہ نہین درست ہی اور اگر
کل تراویح یا بعض امام کی ساتھہ نہین پڑہی جائز ہی بلکہ وتر کو امام کی ساتھہ پڑہی
اور تراویح اور وتر کی امام اگر مختلف ہون کچھہ مضائقہ نہین ہی اور اگر امام
کو تراویح مین پایا جابیکہ نماز فرض عشا جماعت سی ہو چکی تراویح مین شریک ہو
جاوی اور شدت گرمی مین تراویح مسجد کی چہت پر پڑہنا مکروہ ہی اور بعضون
نی کہا ہی بہتر یہی ہی کہ مسجد کی چہت پر نہ پڑہی جاوی خواہ عذر ہو خواہ نہو نماز
شب قدر ہر سال رمضان مین ایک شب ہوتی ہی اوسکو شب قدر
کہتی ہین عبادت کرنا اوس شب مین بہتر ہی ہزار مہینی کی عبادت سی اور وہ
شب بڑی عزت اور رتبہ کی ہی اور مرتبہ بلند یکا اوس شب مین ظاہر ہوتا
ہی اور مشہور روایت کی موافق وہ شب ستائیسوین شب ہی اور ابن عباس
رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی تہا اور احادیث کی تتبع اور تلاش سی یہہ ثابت
ہوتا ہی کہ پانچ شبین طاق جو عشرہ اخیرہ رمضان مین ہین یعنی اکیسوین تئیسوین
پچیسوین ستائیسوین انتیسوین ان پانچ شبون مین کوئی شب شب قدر ہوتی
ہے جس سال جو اتفاق پڑی ان پانچ شبون مین عبادت کرنا چاہئی جس
مین جسقدر ہاتھہ سی بنی نماز پڑہی تلاوت کری تسبیح و تہلیل اور درود
وغیرہ مین اوقات صرف کری اور مشائخ نی اس شب مین نمازین مقرر
کین ہین اور اوسپر ملتزم ہین اور کسی حدیث صحیح مین کوئی نماز خاص معین

جهوڑی نهین هوتی هی اور شیخ احمد ابن زروق نی جو مغرب کی بڑی مشایخ مین هین
اپنی وصایا مین لکها هی ولا نفل بصلوٰة الایام ولا سابیع **نفل روز عید**
قبل نماز عید کی گهر مین یا عیدگاه مین نماز نفل ثابت نهین هی اور بعضی مشایخ
فتوی دیتی هین کراهت کا اور بعد نماز عید کی عیدگاه مین نفل پڑهنا ثابت
نهین هی بلکه مکروه تحریمی هی اگرچه نماز چاشت هو اور گهر مین درست هی بلکه
مستحب هی ابن ماجه نی ابو سعید خدری رضی الله عنه سی روایت کی که پیغمبر خدا
صلی الله علیه وسلم نهین نماز پڑهتی تهی قبل نماز عید کی هرگز اور جب فارغ هوتی
گهر مین تشریف لاتی تهی پڑهتی تهی دو رکعت اور بعضی کتب فقه مین لکها هی که یه حکم
خواص کیواسطی هی اور عوام کو مکروه نهین هی نفل پڑهنا قبل نماز عید کی گهر مین
یا عیدگاه مین اور بعد نماز کی عیدگاه مین اور اسی نفل پڑهتی هی عوام کو منع نه
کرنا چاهیی اسواسطی کر رغبت اونکی نیک کاموں کی طرف کم هوتی هی جسقدر
هو غنیمت هی اور نماز عید اگر بسبب عذر کی فوت هو جاوی اوسکی قضا نهین هی
لیکن مستحب هی کہ دو رکعت نفل پڑهی یا چار اور چار بهتر هی اور منقول هی
ابن مسعود رضی الله عنه سی فرمایا جس کسیکی فوت هو نماز عید وه پڑهی چار
رکعت اور علمائی لکها هی که اول رکعت مین سبح اسم اور دوسری مین والشمس
اور تیسری مین واللیل اور چوتهی مین والضحی اور ایک روایت مین هی که قل
هو الله پندره مرتبه پڑهی کذا فی القهستانی اور یه تعیین سورتونکی کچهه ضروری
نهین هی **تکمله دوسرا** اس مین وه نمازین مذکور هوتی
هین جو حسب اتفاق پڑهی جاتی هین **نماز کسوف**
یعنے سورج گهن یه نماز سنت هی صحیح مذهب مین اور بعضی کهتی

ہین کہ واجب ہی ابو داود کی روایت کی قبیصہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی یہہ نشانی ہی خدا کی ڈراتا ہی اللہ تعالی اس سی بندون کو
جب دیکھو اسی نماز پڑھو اور اس نماز مین نہ اذان ہی نہ تکبیر اگر الصلوۃ
جامعۃ کہکی پکارین مستحب ہے اور طریقہ اسکا یہہ ہی کہ پڑہائی امام دو رکعت
نفل کی طور پر عیدگاہ یا جامع مسجد یا اور کسی مقام مین مگر جامع مسجد
بہتر ہی اور بعضون کی نزدیک عیدگاہ بہتر ہی اور دو رکعت افضل ہی اگر
چاہی چار رکعت پڑہائی یا زیادہ دو دو رکعت کی نیت سی یا چار چار کی
اور بہتر یہہ ہی کہ قرارت دراز کری تا روشن ہوئی آفتاب کی اور اگر چاہی قرأت
ہلکی کری بہر بعد نماز کی باقی وقت کہین کو دعا مین صرف کری قبلہ رخ ہو
کر کہڑی یا بیٹھے یا رخ قوم کی جانب کرکی دعا کری اور مقتدی آمین کہین
اور منبر پر دعا کی واسطے نہ چڑہی اور دعا کیوقت
اگر امام تکیہ عصا کا لگائے کچھہ مضائقہ نہین ہے اور
ہدایہ مین مذکور ہے کہ امام جمعہ کا نماز کسوف کی جماعت کی واسط
شرط ہی اگر امام جمعہ حاضر نہو تو لوگ فرادے
فرادے پڑہین مگر بحر العلوم نے فرمایا ہے کہ کوئی د
دلیل اس شرط کی پائی نہین گئی اور اس نماز مین اما
اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک جہر سے آواز لب
سی پڑہنا ثابت نہین ہے ترمذی نے روایت
سمرہ بن جندب سے کہ ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی ساتہہ نماز کسوف کی پڑھی

نے پڑہی اور ہم آواز نہین سنتے تہی یعنی حضرت نے جہر نہین کیا اور امام ابو یوسف
اور محمد علیہما الرحمہ کی نزدیک جہر کرے مسلم نے روایت کی عائشہ رضی اللہ
عنہا سے کہ پیغمبر نے اس نماز مین جہر کیا آور امام اعظم رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ اعتبار
مردونکا ہوتا ہی و مقرب امام کی ہوتی ہین اور حال امام کا جہر و اخفا
مردون پہ خوب کہلتا ہی غور توبۃ یعنی زیادہ آور معہ نماز کی امام اعظم
رحمہ اللہ کی نزدیک خطبہ نہین ہی اور امام محمد فرماتی ہین دو خطبہ پڑہی جیسے
عیدین اور امام ابو یوسف کہتی ہین ایک خطبہ پڑہی اور احادیث مین اکثر ولنے
نے روایت نماز کسوف کی خطبہ کی ساتہہ کی ہی اور ہو سکتا ہی کہ وہ خطبہ
متعلق اس نماز کی نہو بلکہ ہجرت کی دسوین سال محرم یا ربیع اول کی
دسوین تاریخ انتقال کیا ابراہیم صاحبزادہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
تخمینا اٹھارہ مہینے کی سن مین اور اوسی روز سورج گہن واقع ہوا لوگ گمان
کرنے لگے کہ یہہ سورج گہن بسبب انتقال صاحبزادہ کی واقع ہوا ہی تب
آپ نے اس بات کی رد کیواسطے خطبہ پڑہا تہا اور اس نماز کی ہر رکعت مین
ایک رکوع اور دو سجدے ہین جیسے اور نمازون مین ہین ابوداود نے سمرہ
سے اور نسائی نے ابن عمرو ابن العاص سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑہی اور ہر رکعت مین ایک رکوع اور دو
سجدے کیا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی نزدیک نماز کسوف کی ہر رکعت
مین دو رکوع اور دو سجدے ہین ترمذی نے عائشہ صدیقہ سے روایت کی کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز کسوف پڑہی ہر رکعت مین
پہلی قراءت طویل کر کی رکوع طویل کیا پہر سر اوٹہا کر کی قراءت پہلی قراءت

سی کم کرکی رکوع پہلی رکوع سی کم کرکی دو سجدہ کیا واقف فن حدیث پر پوشیدہ نہی کہ
روایتین اس باب مین مضطرب ہین روایت عائشہ صدیقہ کا حال معلوم
ہوا اور مسلم نی ابن عباس سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
ہر رکعت مین چار رکوع اور دو سجدے کیی اور ابو داؤد نی ابی بن کعب
سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ہر رکعت مین پانچ رکوع
اور دو سجدہ کیی اور مسلم نی روایت کی جابر سی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی
ہر رکعت مین تین رکوع دو سجدہ کیی جب اسقدر اضطراب ہوا تو حنفیہ نی
کسی روایت پر ان روایتون سی عمل نہ کیا اور روایت ایک رکوع دو سجدہ
کی جیسی ہر نماز مین معمول ہی مقبول کی گئی اور یہہ بہی نہین کہہ سکتے کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کئی بار نماز کسوف کی پڑہی ہو ہر بار نئی طور پر
جسنی جو دیکہا ویسا روایت کیا اسواسطی کہ تصریح کی ہی محدثون نی
کہ زمان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین ایک مرتبہ سورج گہن مدینہ مین پڑا
اور بعد اسکا منقول نہین ہوا اور عورتین بہی یہہ نماز فرادی فرادی
پڑہین اور اگر گہن لگی عصر کی بعد یا اور وقتون مین جن مین نماز مکروہ ہی تو
نماز کسوف نہ پڑہی جائی فقط دعا پر اکتفا کرنا چاہئی اور اگر کسوف اور
جنازہ باہم جمع ہون تو پہلی نماز جنازہ پڑہی جائی اور بعد اوسکی نماز کسوف

نماز خسوف یعنی چاند گہن یہہ نماز دو رکعت ہی چاہئی کہ قرات
دراز کیی جای تا روشن ہونی چاند کی اور اگر چاہین قرات تو تلاوت کری
ذکر اور استغفار اور دعا مین مصروف رہین اور قسطلانی نی ابن حبان سی
نقل کی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نماز چاند گہن کی پڑہی اور اسمی

نماز مین جماعت منقول نہین ہوئی ہی لوگ فرادی فرادی پڑہین اور بعضون
نی لکہا ہی کہ جماعت اگر اس نماز مین کی جاوی کچہہ مضائقہ نہین ہی اور اگر
آواز بلند سی پڑہین تو بہی کچہہ مضائقہ نہین ہی اور اس نماز کی بعد یا قبل
خطبہ ثابت نہین ہوا **فائدہ** سورج گہن اور چاند گہن مین تصدق کرنا
مستحب ہی بخاری نی روایت کی عایشہ صدیقہ سی فرمایا پیغمبر خدا نی چاند
سورج نشانیان ہین خدا کی نشانیون مین سی کسیکے مرنی جینیسی ان مین
گہن نہین لگتا جب تم گہن دیکہو دعا کرو اللہ سی ان کی روشن ہونیکے
اور تکبیر کہو اور نماز پڑہو اور تصدق کرو فقرا اور مساکین پر اور بخاری
نی اسماء سی روایت کی کہ حکم فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی سورج
گہن مین آزاد کرنی مملوک کا **نماز استسقا** یعنی پانی مانگنے کی امام
ابو حنیفہ رح فرماتی ہین کہ استسقا نام ہی دعا طلب باران اور استغفار
اور تضرع کا اور دعا کیوقت چاہی ہاتہہ اوٹہائی اور چاہی چہنگلیا اور
اوسکی پاس کی اونگلی کو باندہ کی انگوٹہہ اور بیچ کی اونگلی مین حلقہ کرکے
شہادت کی اونگلی سی اشارہ کری اور پیغمبر خدا صلے علیہ وسلم نی اس دعا مین
نہایت ہاتہونکو بلند کیا یہان تک کہ سفیدی آپ کی دونون بغل کی ظاہر
ہوئی اور کیفیت آپکی ہاتہہ اوٹہانی کی یہہ ہی کہ ہتہیلیان زمین کی طرف
تہین اور پشت ہتہیلیونکی آسمان کی طرف برعکس اوسکی جو متعارف ہی دعا
مین اور اس استسقا مین کوئی نماز معین مسنون نہین ہی اور اگر فرادی
فرادی نماز پڑہی جاوی بہتر ہی مگر اس مین جماعت مسنونہ نہین ہی اور
اگر جماعت بہی کیجاوی درست ہی اور بعضی کہتی ہین کہ جماعت مکرو

ہی اور بعد نماز کی خطبہ نہین ثابت ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ایک خطبہ جمعہ مین طلب باران کیا اور فرمایا اللّٰہم اغثنا چار مرتبہ اور ایک
روایت مین ہی تین مرتبہ اور ایک روایت مین یہی اللّٰہم اسقنا دو مرتبہ
یا تین مرتبہ پہر خدا کی حکم سی جمعہ سی جمعہ تک ایسا پانی برسا کہ لوگ تنگ
ہوئی تب آپ نی دعا فرمائی ای پروردگار گرد گرد ہماری برسی اور ہم پر نہ
برسی اور یہہ نماز استسقا اوسوقت پڑہی جای کہ پانی نہ برسی اور نہرین
اور کنوین جس سی لوگ پانی پیوین اور دواب کو پلاوین اور زراعت
کرین نہون یا ہون مگر کفایت نکرین اور اگر کفایت کرین تو نماز استسقا نہ
پڑہی جای اور امام ابو یوسف اور امام محمد علیہما الرحمہ فرماتی ہین کہ نماز استسقا
جماعت سی پڑہی جاوی دو رکعت بی اذان و تکبیر کی اور امام باواز بلند
قراءت قرآن کری جیسی عید مین اور بہتر یہہ ہی کہ پہلی رکعت مین سبح اسم اور
دوسری رکعت مین ہل اتاک پڑہی جای اور سورۂ ق والقرآن اور اقتربت الساعۃ
کا پڑہنا بہی آیا ہی اور بعد نماز کی امام خطبہ پڑہی امام ابو یوسف رح کی نزدیک
ایک خطبہ اور امام محمد رح کی نزدیک دو خطبہ پڑہی مقابل لوگونکی زمین پر
کہڑی ہو کی نہ منبر پر کذا فی الروایات الفقہیہ اور بعضی احادیث سی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منبر پر پڑہنا خطبہ پڑہنا بہی ثابت ہی
اور بعد خطبہ کی امام دعا کری قبلہ رخ کہڑی ہوئی اور لوگ بیٹہی ہوئی قبلہ
رخ آمین کہین اور دعا کو دراز کری یہان تک کہ پانی برسی یا دوپہر ہو
جای پہر دوسری روز نکلین اور اگر پانی نہ برسی تو تیسری روز نکلین اور
زیادہ اوس سی منقول نہین ہی اور مشائخ نی فتوی دیا ہی امام ابو یوسف

اور امام محمد رح کی قول پر اور اسی پر عمل ہی مسلم نی روایت کی عبد اللہ
بن زید سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی آدمیون کی ساتھہ واسطی نماز
استسقا کی پہر نماز پڑہی ساتھہ اونکی دو رکعت اور اوسمین جہر کیا پہر دعا کی اور
پانی مانگا اور امام احمد نی روایت کی عبد اللہ بن زید سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی پہلی نماز پڑہی استسقا مین پہر خطبہ پڑہا اور ابو داؤد نی عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ کی نماز پڑہی
اور ارکان مین ہی کہ خطبہ چاہی پہلی نماز کی پڑہی اور چاہی نماز پہلی خطبہ کی اور
اسقدر خطبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی محفوظ ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ
لَنَا قُوَّۃً وَبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ اور جو لوگ نماز کیواسطی نکلین وہ پیادہ پانون پرانی
کپڑی پہنی یا دہوئی ہوئی یا پیوند لگی پہنی ہون سر جہکائی ہون خشوع کی ساتھہ اور
قبل نکلنی کی ہر روز کچہہ تصدق بہی کرین اور لڑکونکو اور بڈہونکو اور چار پایونکو
بہی ساتھہ لیجاوین اور قبل نکلنی کی تین روز روزہ رکہین چوتہی روز نکلین
یہ مستحب ہی اور جہان نماز ہو وہان کافر ذمی نجاوی اسواسطی کہ یہہ نماز طلب
رحمت ہی اور ذمی محل لعنت ہی اور بعضی مشائخ نی کہا ہی کہ وقت اس نماز
کا وہ ہی جو وقت نماز عید کا ہی اور عینی نی شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ اس نماز
کا نہ وقت مقرر ہی نہ دن اور امام شافعی رح فرماتی ہین کہ اس نماز مین تکبیر
کہی جیسی نماز عید مین مگر طبرانی نی ابن عباس سی روایت کی ہی کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو رکعت پڑہی مثل نماز صبح کی اور اس پر زیادہ

نہین کیا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہ امام قلب ردا کرے اور نہ قوم اور صاحبین
کی نزدیک جب امام تھوڑا خطبہ پڑھ چکے تب قلب ردا کرے اور قوم نکرین اور
طور قلب ردا کا یہہ ہی کہ داہنی ہاتھہ سی بائین طرف کی نیچے کا کنارہ اور بائین
ہاتھہ سی داہنی طرف کی نیچے کا کنارہ پکڑ کی اپنی دونون ہاتھون کو پیٹھہ
کی پیچھی اسطرح پھیرے کہ جو کنارہ داہنی ہاتھہ سی پکڑا تھا وہ داہنی کاندھی
پر اور جو بائین ہاتھہ سی پکڑا تھا وہ بائین کاندھی پر آجاوی اور سو وقت مین
داہنا بایان اور بایان داہنا اور اوپر کا نیچے اور نیچے کا اوپر ہو جاویگا
اور یہہ طریقہ جب ہی کہ ردا چوکھنٹی ہو اور اگر ردا مدور یعنی گول ہو تو داہنی
طرف کو بائین طرف اور بائین طرف کو داہنی طرف لاوی اور امام احمد نی
ابن عباس سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی قلب ردا
کیا اور قوم نی بہی قلب ردا کیا اور فتح القدیر مین ہی کہ حکم کرنا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قوم کو واسطے قلب ردا کی ثابت نہین ہی اور وقت
قلب ردا کرنی قوم کی پشت آپ کی قوم کی طرف تھی اور امام اعظم رح
فرماتی ہین کہ آپ نی جو قلب ردا کیا یا تفاول سی کیا ہوگا کہ اللہ تعالی
اس تغیر ردا سی زمانہ کو متغیر کر دی یا وحی آئی ہوگی کہ آپ ردا کو قلب کیجئے
ہم زمانہ کو بدلین گی اور پانی برسا دینگے اور اگر پانی بہت برسی اور ضرر ہونی
لگی تو اسطرح دعا مانگنی کا مضائقہ نہین ہی کہ الہی پانی ہمپر بند ہو اور
جہان فائدہ ہو وہان برسی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اسی
طرح کی دعا شدت بارش مین ثابت ہوئی ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب ہوائی تند اور ابر دیکھتی تھی رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہو جاتا تھا اور

مضطرب ہوتی تہی کہ مبادا اسکی ذیل مین کچھہ عذاب آوی اور جب پانی برسنا
شروع ہوتا تہا خوش ہوتی تہی اور وہ اضطراب دفع ہو جاتا تہا اور کبہی
بدن سی کپڑا جدا کرکی جو پانی برستا تہا اوسی تر کرتی اور فرماتی تہی کہ یہہ پانی
برکت والا ہی ابہی خدا کی حکم سی اوترا ہی **نماز خوف** جو امر ڈر
کا پیش آئی جیسی تاریکی آسمانکی دن کو خلاف عادت یا روشنی زیادہ رات کو
یا آندہی سخت یا زلزلہ یا پانی کا مدت تک برسنا یا وبا یا خوف غالب دشمن کا یا
سوی اسکی اوسمین نماز فرادی فرادی پڑہنا مستحب ہی ابو داؤد نی حذیفہ
سی روایت کی کہ جب پیغمبر کو کسی امر سی غم ہوتا تہا تو آپ نماز پڑہتی تہی اور ترمذی
نی روایت کی عکرمہ سی کہ ابن عباس سی کسی نی کہا کہ فلانی بی بی پیغمبر نی انتقال
کیا تب ابن عباس یہہ سنکی نماز پڑہنی لگی اور فرمایا کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی جب دیکہو کوئی امر ڈر کا تو نماز پڑہو پہر کونسا ڈر زیادہ
ہوگا انتقال بی بی پیغمبر سی کہ یہہ برکت اور خیر والی ہین اور ملا علی قاری
نی لکہا ہی کہ بصرہ مین زلزلہ واقع ہوا ابن عباس نی اسی سبب سی نماز
پڑہی اور بعضی شہروں مین عادت ہی کہ آندہی کیوقت اذان کہتی ہین یہہ
عادت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ اربع سی منقول نہین ہوئی
اور وبا عام کی حال مین فجر کی نماز مین امام دعا قنوت پڑہی دوسری رکعت
مین بعد قرات قرا کی تکبیر کہکی فقہا نی تصریح اسکی کی ہی **نماز استغفار**
جب کوئی گناہ واقع ہو اوسکی بعد دو رکعت نماز استغفار کی مستحب
ہی ترمذی نی روایت کی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جو بندہ گناہ کری پہر طہارت کری یعنی غسل

باوضو کر کے اچھی طرح پھر نماز پڑہے دو رکعت پھر مغفرت چاہے اللہ تعالے
سے تو پروردگار اوسے بخشتا ہے اور ان دو رکعتوں میں قل یا اور قل
ہو اللہ پڑھنا بہتر ہے حسب حال ایک قطعہ یاد آیا **قطعہ** گنہہ ما بود فزون
ز قیاس + عفو افزون تر از گناہ ہمہ + قطرۂ ز آب رحمت تو بس است +
شستن نامۂ سیاہ ہمہ + **رباعی** باز آ باز آ ہر آنچہ ہستے باز آ +
گر کافر و گبر و بت پرستے باز آ + این درگہ ما درگہ نومیدی نیست + صد بار اگر
توبہ شکستے باز آ + **صلوۃ الحاجۃ** یہہ نماز چار رکعت ہے
اور چاہے دو پڑہے اور بعضوں نے کہا بارہ رکعت ایک سلام سے ترمذی نے عبد اللہ
بن ابی اوفی سے روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جسے حاجت ہو خدا کیطرف یا کسی بندہ کی طرف وہ اچھی طرح وضو
کرے پھر پڑہے دو رکعت پھر اللہ تعالی کی تعریف کرے سبحان اللہ وغیرہ
کہکے اور درود پیغمبر پر بہیجکے کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ
رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ
لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ہَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ہِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَہَا
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور قول جمیل میں ہے کہ حاجت مشکل بر آنیکو اسطے
چار رکعت پڑہے پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی
الْمُؤْمِنِیْنَ سو بار پڑہے اور دوسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے رَبِّ
اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ سو بار پڑہے اور تیسری میں

بعد سورہ فاتحہ کی وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ سو بار کہی اور
چوتھی مین بعد سورہ فاتحہ کی سو بار قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑہی اور سلام
کرکے سو بار کہی رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ **نماز سفر** دو رکعت
سفر کرنی کی وقت اور دو رکعت سفر سی آنی کیوقت مستحب ہے اور مروی
ہی کہ یہہ نماز گہر مین پڑہی جاتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اسی
مسجد مین پڑہا ہی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی نہین چہوڑا تم مین سی کسی نی اپنی اہل کی نزدیک کوئی چیز بہتر دو
رکعت سی کہ پڑہا ہو سفر کرنی کیوقت اہل کی نزدیک اور ابو داؤد نی کعب ابن
مالک سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین آتی تھی سفر سی
مگر دن کو روشن ہونی آفتاب کی وقت اور پہلی مسجد مین تشریف لیجاتی اور
وہان دو رکعت پڑہتی پہر وہان جلسہ فرماتی اور مسلمان لوگ زیارت اور قدم
بوسی کو حاضر ہوتی **صلوۃ الاستخارہ** استخارہ کی معنی نیکی چاہنا
جب کوئی کام مقصود ہو اور انتہا ہو سکا بہت ہو تو ہدایت کرکی دو رکعت
نفل پڑہے سوائی وقت مکروہ مین اور یہہ افضل ہی اور اگر چاہی زیادہ
پڑہی اور مستحب اول رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کی قل یا اور دوسری رکعت
مین قل ہو اللہ پڑہنا ہی پہر بعد نماز کی حمد خدا وند تعالی کہکی اور درود
پڑہ کی یہہ دعا پڑہی اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ
وَاَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ
اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰہُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ہٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ
دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ

لی فیہ وان کنت تعلم ان ہذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاصرفہ
عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ اور بعضی روایت
مین بجای معاشی وعاقبۃ امری کی عاجل امری وآجلہ ہی اور بہتر یہہ ہی کہ
دونون روایتونکو جمع کرکی بعد عاقبۃ امری کی کہی وعاجلہ وآجلہ کہی اور بجای
ہذا الامر کی اپنی حاجت کا نام لی جیسی سفر وغیرہ اور چاہی دل مین خیال کری اور
دل مین کسی طرف کا ارادہ اور خواہش نہو اور اوس کام کی کرنی کو خدا کو سونپ
دی پروردگار اوسکی دل مین جو مضمون ڈالی اور جس پر دل قرار پکڑی اوسکی
موافق کام کری کذا فی الطحطاوی وحاشیۃ الطحطاوی اور حضرت انس سی روایت ہی کہ
فرمایا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ ای انس جب قصد کری تو کسی کام کا پس
استخارہ کر اللہ تعالی سی اوسکی لیی سات بار پہر دیکہہ جو کچہہ کہ تیری دل مین القا ہو
اوسی طرف پس کروہی بہتر ہی کذا فی المضمرات جلیل اور اگر دل مین کچہہ القا نہو نماز کو مکرر
پڑہی یہان تک کہ امر خیر ظاہر ہو اور سات مرتبہ تک تکرار منقول ہوئی ہی اور حج
اور جہاد اور جو امور خیر کی ہون اونمین استخارہ تعیین وقت پر کری کہ یہہ کام کب
کرین اور کیفیت پر کری کہ کیونکر کرین اور خود ان کامون کی کرنی پر استخارہ نکری
بخاری نی جابر سی روایت کی کہ کہتی ہین جابر کہ سکہاتی تہی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم استخارہ سب کامون مین جیسا سکہاتی تہی سورۃ قرآن سی اور اکثر
مشایخ کبار نی لکہا ہی کہ ہر شخص کو چاہئی ہر روز ایکوقت مین دو رکعت نماز
استخارہ پڑہکی یہہ کہی اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک فانک
تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم
ان جمیع ما اتحرک فیہ فی حقی وفی حق اہلی وولدی وفی حق غیری وجمیع ما املکہ

فیہ غیری لی فی حقی فی حق اہلی وولدی وما ملکت یمینی من ساعتی ہذہ الی مثلہا من
الغد خیرا لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک
لی فیہ وان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرک فیہ فی حقی وفی حق غیری وجمیع
ما یتحرک فیہ غیری فی حقی وفی حق اہلی وولدی وما ملکت یمینی من ساعتی ہذہ
الی مثلہا من الغد شرا لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاصرفہ عنی و
اصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ اور فیروزآبادی
نے لکھا ہے کہ ہرچند اس کیفیت استخارہ میں کوئی حدیث نہیں پائی گئی لیکن
عمل اس پر موافق حدیث استخارہ اور مناسب اتباع سنت کی ہے اور اگر منظور
ہو استخارہ کرنا واسطے نکاح کے تو پوشیدہ رکھے منگنے کو پھر وضو اچھی طرح ساتھ
رعایت آداب وغیرہ کے کرکے جسقدر ہوسکے نماز پڑھے اور ادنیٰ دو رکعت ہے
پھر تعریف کرے اللہ کی اور بزرگی سے یاد کرے پھر کہے اللہم انک تقدر و
لا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب فان رأیت ان فی فلانۃ
خیرا لی فی دینی ودنیای وآخرتی فاقدرہا لی وان کان غیرہا خیرا منہا
لی فی دینی وآخرتی فاقدرہا لی یہہ مضمون ہے اوس حدیث کا جو روایت
کی ابن حبان نے اور بجائے لفظ فلانۃ کے نام اوس عورت کا جس سے ارادہ نکاح
کا ہے لے **صلوۃ الحافظہ** حاکم نے صحیح مستدرک میں روایت کی کہ
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسے منظور ہو قرآن مجید کا یاد کرنا اور
حافظہ کا تیز ہونا وہ جمعہ کی رات کو آخر تہائی میں اور جو یہہ نہو سکے تو درمیانی میں
اور اگر یہہ نہو سکے تو اول میں اٹھے پڑھے چار رکعت پہلی رکعت میں الحمد اور سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں
الحمد اور سورہ حم الدخان جو پچیسویں پارہ میں ہے اور تیسری رکعت میں الحمد اور

سورہ الم السجدہ جو اکیسوین پارہ مین ہی اور چوتھی رکعت مین الحمد اور سورہ تبارک الذی
اور بعد سلام کی یہہ کہی الحمد للہ رب العالمین عدد خلقہ اللہم صل علی سیدنا محمد
ن النبی الامی الہاشمی وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام وعلی سائر النبیین و
اغفرلی ولجمیع المومنین والمومنات ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان پہر یہہ دعا
پڑہی اللہم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی
وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی اللہم بدیع السموات والارض ذا الجلال
والاکرام والعزۃ التی لا ترام اسألک یا اللہ یا رحمن بجلالک ونور وجہک
ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوہ علی النحو الذی
یرضیک عنی اللہم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزۃ
التی لا ترام اسألک یا اللہ یا رحمن بجلالک ونور وجہک ان تنور بکتابک
بصری وان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی وان تشرح بہ صدری
وان تغسل بہ بدنی فانہ لا یعیننی علی الحق غیرک ولا یوتیہ الا انت
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس عمل کو کری تین جمعہ یا پانچ
یا سات جمعہ قبول ہوگی دعا اللہ کی حکم سی البتہ حافظہ تیز ہوگا اور امام شافعی نی
ربیع سی شکایت نقصان حافظہ کی کی اونہون نی نصیحت کی گناہون کے
چہوڑنی کی اس لئی کہ علم اللہ تعالی کا فضل ہی اور فضل اللہ کا گنہگار کو نہین
ملتا **صلوۃ التسبیح** عبد العزیز بن داؤد نی لکہا ہی جو ارادہ کری جنت
کا لازم کری اپنی اوپر صلوۃ التسبیح اور عبد اللہ بن المبارک سی طریقہ اس
نماز کا یون منقول ہی کہ تکبیر تحریمہ کہکی سبحانک اللہم الخ پڑہ کی پندرہ مرتبہ کہی
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پہر اعوذ اور بسم اللہ

اور سورہ فاتحہ پڑہ کی کوئی سورہ ملاکی انہین کلمونکو دس مرتبہ کہی پہر رکوع مین
بعد تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کی دس مرتبہ پہر رکوع سی سر اوٹہاکی بعد سمع اللہ
لمن حمدہ ربنا لک الحمد کی دس مرتبہ پہر سجدہ مین بعد تین مرتبہ سبحان ربی
الاعلی کی دس دس مرتبہ اور درمیان دو سجدونکی بیٹہہ کی دس مرتبہ پہر پچہتر
مرتبہ ایک رکعت مین یہہ کلمات ہوئی اسیطرح چار رکعت پڑہی تین سو مرتبہ یہہ
کلمات شمار مین ہونگی ہر رکعت مین پہلی ان کلمون کی قراءت کرہی اور ابن
عباس سی پوچہا کہ اس نماز کی کوئی سورہ آپ جانتی ہین فرمایا ہان الہکم التکاثر
اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ اور بعضی روایت مین اذا زلزلت
اور والعادیات اور اذا جاء اور قل ہو اللہ کا پڑہنا آیا ہی اور معلی نی
کہا کہ اس نماز کو پڑہین دوپہر ڈہلی ظہر کی پہلی اور حق یہہ ہی کہ کوئی وقت
اسکا مقید نہین ہی دن مین پڑہین اور چاہین رات مین اور بعضون نی
لکہا ہی کہ مستحب ہی پڑہنا اسکا جمعہ کی دن دوپہر ڈہلی اور امام غزالی نی احیاء
مین لکہا ہی کہ یہہ کلمہ بہی پڑہا جاوی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
اور ایک روایت ہی اسباب مین وارد ہوئی ہی اور پڑہین چاہین یہہ چار رکعت
ایک سلام سی اور اسمین دو قعدہ کرنا ہی کذا فی القنیہ اور ترمذی نی
نقل کیا ابن مبارک سی کہ مستحب میری نزدیک یہہ ہی کہ اگر رات مین پڑہی تو
دو دو رکعت کی نیت کری اور اگر دن مین پڑہی تو چار رکعت ایک سلام سے
اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ چار رکعت ایک سلام سے
پڑہی جاوین رات ہو یا دن مین اور شیخ عبد الحق نی لکہا ہی کہ موافق
مذہب امام اعظم کے یہہ ہی کہ ایک سلام سی پڑہین چاہین اور ان کلمونکو

ادنکلی ہی نکلنی دل سی یاد رکہی اور اگر احتیاج گننی کی ہو کنارہ اونگلی سی گنی
اور ابو داود نی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی چچا حضرت
عباس سی فرمایا جب تم یہہ نماز پڑہو گی اللہ بخشیگا تمہاری گناہ پہلی اور
پچہلی پرانی اور نئی چہوٹی اور بڑی پوشیدہ اور ظاہر چوک اور جانکر اگر ہو
سکی ہر روز اسی پڑہو ایک مرتبہ اور نہین تو ہر جمعہ مین ایکبار اور نہین
تو ہر مہینی مین ایکبار اور نہین تو ہر سال مین ایکبار اور نہین تو ساری
عمر مین ایکبار اور اس روایت ابو داود مین پندرہ مرتبہ پڑہنا ان کلمونکا
جو بعد سبحانک اللہم کی لکہا گیا مذکور نہین ہی بلکہ مذکور یہہ ہی کہ پندرہ مرتبہ
ان کلمونکو بعد الحمد اور سورہ کی پڑہی اور باقی جگہ مذکور ہوا دس دس مرتبہ
مقامون مین کہنا ویسا کہی اور بعد دونون سجدونکی بیٹہہ کی دس مرتبہ
ان کلمونکو کہی تو وہی پچہتر ہر رکعت مین ہو جاوینگے اور قعدہ مین التحیات
کی پہلی یہہ کلمات پڑہی جائین اور ابو رافع کی بجای اون کلمونکی یہہ کلمہ روایت
کئی ہین اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ اور اگر اس نماز مین حاجت
سجدہ سہو کی پڑی تو ان سجدونمین یہہ تسبیحین نہ پڑہی جائین کہ تین سو
سی زائد ہو جاینگی اور اگر ان کلمونکو کسی جگہہ پر بہول گیا یا شمار مین کم کیا تو
اوسکو دوسری جگہہ پر پڑہی تا تین سو سی کم نہون اور جو اس نماز کو پڑہی
بہتر یہہ ہی کہ کبہی عباس کی روایت پر عمل کری اور کبہی ابن مبارک
کی روایت پر **صلوۃ الہول** بعد دفن مردہ کی قبل گذرنی شب اول
کی واسطی نجات مردہ کی عذاب سی مشائخ یہہ نماز پڑہتی ہین مگر اسکی اصل
فقہ اور حدیث کی کتابونمین جو مستند اور معتبر ہین نظر سی نہین گذری

اور مجمع البرکات میں لکھا ہی سنت یہہ ہی کہ تصدق کریں ولی مردہ کا قبل گذرنے
اول شب کی جو کچھہ ہو سکی اگر یہہ نپاوی تو پڑہی دو رکعت اور ہر رکعت میں بعد
سورہ فاتحہ کی آیۃ الکرسی اور ہل اتٰک دس مرتبہ پڑہی **فائدہ** جو مشائخ
انکا اتباع حدیث اور فقہ جمہور کی اپنی اسلاف و اکابر کا اتباع لازم اور
ضروری سمجھتی ہیں لوگوں نی بہت طرح کی نمازیں اختراع کیں ہیں اور
انکی نام مقرر کیے اور انمیں قیدیں اور تخصیصیں لگائیں ہیں اونکی اتباع
سی پرہیز کر کر اتباع شریعت اور تحصیل طریقت میں عمر صرف کرنا چاہیئی
فائدہ اب بیان ہوتا ہی اون وقتونکا جن میں سنن اور نوافل مکروہ ہیں
پہلا بعد طلوع صبح صادق کی قبل نماز فجر کی سوای سنت فجر کی **دوسرا**
بعد فرض فجر کی تا طلوع آفتاب **تیسرا** آفتاب طلوع ہونی کی وقت سی اتنا
تک کہ دیکھنی میں بلند ہو ایک یا دو نیزہ اور ملا علی قاری نی اندازہ ایک
نیزہ کا تخمینا سات گز لکھا ہی اور محمد بن فضل نی کہا ہی کہ جبتک قدرت ہو
قرص آفتاب کی دیکھنی کی تبتک وہ طلوع میں ہی اور جب عاجز ہوں
دیکھنی سی تب نماز نفل پڑہیں **چوتہا** ٹھیک دوپہر یہاں تک کہ زوال ہو
اور امام ابو یوسف کی نزدیک دن جمعہ میں زوال کی وقت نفل مباح ہے
پانچواں بعد نماز عصر تا غروب آفتاب **چھٹا** وقت غروب آفتاب
ساتواں بعد غروب آفتاب قبل نماز مغرب **آٹھواں** وقت
خطبہ پڑہنی امام کی جمعہ کی دن **نواں** وقت نکلنی خطیب کی واسطی
خطبہ کی قبل شروع کرنی خطبہ کی **دسواں** بعد تمام ہونی خطبہ کی تا
شروع ہونی نماز جمعہ کی **گیارہواں** وقت خطبہ عید الفطر و عید الاضحی

بارہوان وقت خطبہ نماز کسوف تیرہوان وقت خطبہ نماز استسقا چودہوان وقت خطبہ حج پندرہوان وقت خطبہ نکاح سولہوان وقت تکبیر نماز مگر سنت فجر کی سترہوان وقت تغیر آفتاب واللہ اعلم خدا کی فضل سی یہہ رسالہ چہبیسوین صفر سنہ ۱۲۷۰ بارہ سو ستر ہجری بلدہ دار السرور برہانپور مدرسہ جناب مستطاب سالک طریقہ قولیہ متبع سنت سنیہ قدر شناس اہل کمال صاحب جاہ وقدر وجلال جناب حاجی محمد امام بخش صاحب ادامہ اللہ الواہب مین انجام کو پہونچا خدایا خلایق کو اس سی نفع عام ہو اور اس حقیر کو اسکی صلہ مین فائدہ تام ہو اور جو شخص اس رسالہ کو دیکھی اور اس سی فائدہ لیوی اوس سی امید ہی کہ دعای خیر سی فقیر کو نہ بہولی فنحمد اللہ علی نوالہ ونصلی علی محمد وآلہ